REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود۔

POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P. 6

جلد ۳۸ شمارہ ۸

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبد الحق فضلی

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۶ رجب ۱۴۰۹ھ — ۲۳ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش — ۲۳ فروری ۱۹۸۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں اور جوبلی کے کاموں و مہمات دینیہ کے سر کرنے میں دن رات ہمہ تن معروف ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

٭۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ ربوہ میں خیر و عافیت سے ہیں آنمحترم کی بخیریت مراجعت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

افسوس! مکرم محمد خضر صاحب باجوہ درویش مورخہ ۱۶؍۲ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

٭۔ مقامی طور پر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی مع درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

کلماتِ معرفت

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ماخوذ از روحانی خزائن (۲) ملفوظات جلد نمبر (۱)

مرسلہ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت جماعت احمدیہ سکندر آباد

(۱) ۔ "میں اس لئے آیا ہوں تا لوگ قوت یقین میں ترقی کریں۔" (روحانی خزائن ۲ ص ۱)

(۲) ۔ "ایمان دو قسم کا ہوتا ہے۔ موٹا اور باریک۔ موٹا ایمان تو یہی ہے کہ دین العجائز پر عمل کرے اور باریک ایمان یہ ہے کہ میرے پیچھے ہو لے۔" (روحانی خزائن ۲ ص ۲)

(۳) ۔ "کثرت گناہ کی وجہ سے دعا میں کوتاہی نہ ہو۔" ص ۴

(۴) ۔ "جو لوگ راستبازی کے لئے تکلیف اور نقصان اٹھاتے ہیں وہ لوگوں کی نظروں میں بھی مرغوب ہوتے ہیں۔ اور یہ کام نبیوں اور صدیقوں کا ہے۔" (روحانی خزائن ۲ ص ۶)

(۵) ۔ "اسلام کسی مذہب کے بانی کو برا کہنے نہیں دیتا۔" ص ۸

(۶) ۔ "خدا کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو۔" ص ۹

(۷) ۔ "جماعت احمدیہ کو خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔" ص ۱۰

(۸) ۔ "صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔" ص ۱۱

(۹) ۔ "پس ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔" ص ۱۲

(۱۰) ۔ "اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے۔" ص ۱۳

(۱۱) ۔ "متقی کے پاس جو آ جاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔" ص ۱۵

(۱۲) ۔ "ولیوں کو خدا کے فرشتے نظر آتے ہیں۔" ص ۱۸

(۱۳) ۔ "دیانت جس قدر مخفی رکھی جائے اسی قدر بہتر ہے۔" ص ۲۱

(۱۴) ۔ "اعمال میں اخفاء اچھا ہے۔" ص ۲۲

(۱۵) ۔ "ولی بننے کے لئے ابتلاء ضروری ہے۔" ص ۲۵

(۱۶) ۔ "اہل اللہ مصائب و شدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔" ص ۲۶

(۱۷) ۔ "سچا مذہب وہی ہے جو انسانی قویٰ کا مربی ہو۔" ص ۳۳

(۱۸) ۔ "اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔" (روحانی خزائن ۲ ص ۳۴)

(۱۹) "خدا تعالیٰ کے عطا کردہ قویٰ کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشو و نما ہے۔" ص ۳۵

(۲۰) "اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرو۔" ص ۳۶

(۲۱) "متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔" ص ۳۷

(۲۲) "جس قدر کوئی قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر مواخذہ کے قابل ہے۔" ص ۴۴

(۲۳) "راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔" ص ۴۵

(۲۴) "ہر ایک شخص سفر آخرت کی تیاری رکھے۔" ص ۵۲

(۲۵) "خدا نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں قرآن مجید کے خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں۔" ص ۶۰

(۲۶) "توحید کا نقش قدرت کی ہر چیز میں رکھا ہوا ہے۔" ص ۶۳

(۲۷) ۔ "تعلیم قرآن کی شہادت قانون قدرت کی زبان سے ادا ہوتی ہے۔" ص ۶۴

(۲۸) ۔ "سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔" ص ۶۶

(۲۹) ۔ "کہنے سے پہلے خود عمل کرو۔" ص ۶۷

(۳۰) "علوم جدیدہ کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی کرو۔" ص ۶۸

(۳۱) ۔ "سچا فلسفہ قرآن میں ہے۔" ص ۶۸

(۳۲) ۔ "علوم جدیدہ کو اسلام کے تابع کرنا چاہیئے۔" ص ۶۹

(۳۳) ۔ "برا اعمال کا نتیجہ برا اعمال ہوتا ہے۔" ص ۷۴

(۳۴) ۔ "نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا۔"

(۳۵) "نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی نیکی کے تنگ دروازہ سے کبھی داخل نہیں ہو سکتا۔" ص ۷۵

(۳۶) "اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہے۔" ص ۷۷

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۲۳ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش

مباہلہ کے نتائج

مباہلہ کے چیلنج کے بعد اللہ تعالیٰ نے تائید احمدیت کے لئے عالمگیر سطح پر جیسے تتناک نشانات دکھا کر انسانی فطرت کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔

ڈکٹیٹر پاکستان ضیاء الحق اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام نہاد علماء چیلنج مباہلہ کے اولین مخاطب تھے۔ ان دونوں کے وجودوں میں اللہ تعالیٰ نے ہیبتناک نشانات عالمگیر سطح پر دکھائے ہیں۔

نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اسلم قریشی پانچ سال تک روپوش رہے۔ اور ان کے ہمنوا علماء اس کا قاتل جماعت احمدیہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کو بڑی شدومد سے قرار دیتے رہے۔

چیلنج مباہلہ پر ٹھیک ایک ماہ گذرنے پر وہ اچانک زندہ سلامت منصۂ شہود پر آ گئے۔ اور اس طرح عالمگیر طور پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کے جھوٹا ثابت ہونے کی وجہ سے آیت مباہلہ کی لعنت ان پر اور ان کے ہمنوا علماء پر ایسی پڑی کہ یہ لوگ قیامت تک اس لعنت کو دور نہیں کر سکتے ؎

اک دشمن کو زندہ کر کے مار دیا ہے ہیں دشمن سارے

(کلام طاہر)

چیلنج مباہلہ پر دو ماہ ایک ہفتہ گذرنے پر ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو فرعون زمانہ ضیاء الحق لاؤ لشکر سمیت اس طرح ہلاک ہوا کہ اس کی نعش ہی نہ مل سکی۔ اور وہ جو اس کلمہ طیبہ کو مٹوا رہا تھا جسے پڑھ کر وہ خود مسلمان کہلاتا تھا اور جو کلمہ طیبہ اسلام کی بنیاد ہے اس کی مصنوعی نعش کو بھی سعودی عربیہ کی حکومت اکھاڑنے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ گویا حدیث نبوی کے مطابق کلمہ طیبہ کے اس دشمن عظیم کو قبر نے بھی قبول نہ کیا ؎

دیکھے جو کوئی دیدۂ عبرت نگاہ ہو۔

معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے علماء اور سیاسی لیڈروں نے ان عظیم الشان نشانات سے کوئی خاص سبق نہیں سیکھا۔ اور جماعت احمدیہ پر مظالم کا سلسلہ زیادہ شدت کے ساتھ جاری رکھا ہوا ہے۔ لہٰذا ایک انفرادی واقعہ جو شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ پاکستان میں اللہ تعالیٰ کی قہری تجلّی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقدس الفاظ میں درج ذیل ہے

؎ شاید کسی کے دل میں اتر جائے میری بات

فرمایا:۔

"ضلع شیخوپورہ میں ایک جگہ شاہ کوٹ ہے یہ ایک قصبہ ہے جہاں احمدیوں کے چند گھرانے ہیں۔ اور چند دکاندار ہیں جو اس قصبہ میں رہتے ہیں۔ ایک صاحب تھے عاشق حسین نامی جو زرگر کا کام کرتے تھے اور ایک لمبے عرصے سے جماعت احمدیہ کے خلاف گندا چھالنے میں اتنا پیش پیش تھے کہ مولوی نہ ہونے کے باوجود مخالف علماء کے سربراہ بن گئے تھے اور احمدیت کے مخالف ٹولے میں ان کو ایک نمایاں مقام حاصل ہو گیا۔ جب بھی احمدیت کا معاملہ ہو یہ از خود اس مخالفت کے سربراہ کے طور پر ابھرتے تھے۔ جب مباہلہ کے چیلنج کا پمفلٹ وہاں تقسیم ہوا تو ان صاحب

(باقی صفحہ ۹ پر)

سالِ نو ۱۹۸۹ء

احمدی بھائی مبارک ہو تمہیں یہ سالِ نو
جس میں ہوں گے احمدیت کو مکمل سال سَو

لائے گا یہ سال اپنے ساتھ لاکھوں برکتیں
اس میں کرتا تم نہ شک اس میں نہ بننا چپ مگو

سال ۱۹۸۹ء جوبلی کا سال ہے
سال صد سالہ تشکر کا ہے گویا یوں کہو

سَو برس پہلے مسیحا قادیاں میں آ چکا
کیوں پڑے ہو اب تلک غفلت میں اے نکتہ ورو

احمدیت اس صدی میں ہو گئی جگ پر محیط
گو بڑے آئے تلاطم ہر کہاں دانشورو

وہ فلک کے چاند سورج اور تارے کیوں نہ ہوں
جو نبھا کر بیعت احمد ہوئے ہیں سرخرو

لا الٰہ کہنے کے باعث اور اذاں دینے کے جرم
اس صدی میں احمدی نے جیل کاٹی اللہ ہو

مصطفیٰؐ کے دین کی اسلام کی، توحید کی
زخم کھا کر قتل ہو کر بھی بچائی آبرو

ہے تمہارے خوں کی سرخی پر افق پر لا زوال
راہِ مولیٰ کے شہید و رحمتوں کے پیکرو

یاد آتے ہو بہت آج اے اسیرانِ قفس
اے میرے پیارے جگر پارو وفا کے ساتھیو

اک نہ اک دن چھٹ ہی جائیں گے یہ بادل ظلم کے
جلد بادِ رستگاری چل پڑے گی تیز رو

بے خبر کچھ پچھلے سَو سالوں میں کیا کیا ہو گیا
اگلے سَو سالوں میں کیا ہو جائے گا اے غافلو

کام تم نے اس میں کرنے ہیں جماعت کے لئے
کیسے، کیا کرنا ہے، کیونکر اس کے بارے میں سنو

اس صدی کی ابتداء اس سال ہو بانگِ دہل
جس سے ہل جائیں زمین و آسماں اے دوستو

قادیاں سے چین تک فجی سے سیرالون تک
صدقِ مہدی ماننے پہچاننے کی بات ہو

ہر طرف پھیلانے کا پیغام حق کے عزم ہو
سالِ نو کی دھڑکنوں کو اس شمارے سے گنو

اک کیلنڈر ہے بنایا جوبلی کے واسطے
تم بھی شامل ہو کے جس میں برکتیں حاصل کرو

گوشوارہ ایک ذاتی اور گھر والوں کا بھی
سال کا سوچو بناؤ اور عمل اس پر کرو

وقف کر کے سال سب اطفال لجنہ ناصرات
خادم و انصار بھی ہوویں خدا سے سرخرو

حضرت طاہر خلیفہ رابع کے ہر حکم کو
ذہن و دل میں روح میں جاں میں و سر آنکھوں پہ ہو

جب اٹھاؤ ہاتھ پیارو وقتِ عجز و التجاء
خیر ہاشم کے لئے بھی مانگنا اے دوستو

طالب دعا۔ محمد ہاشم سعید لندن
سیکرٹری اشاعت (U.K)

خطبہ جمعۃ المبارک

تمام دُنیا کی جماعتوں کے تمام احباب اور خواتین اور بچوں کو نئے سال کی مبارکباد پیش کرتا ہوں

مَیں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ ترقی یافتہ ممالک کا وقفِ جدید کا چندہ زیادہ تر ہندوستان میں خرچ کیا جائیگا

ہندوستان کو خدا تعالیٰ نے آئندہ اسلام کا قلعہ بنانے کیلئے چنا تھا اور ہندوستان ہی میں امام مہدی پیدا فرمایا تھا

اس لئے اس ملک کی بہت غیر معمولی اہمیت ہے جسے ہم وقتی حالات کی تبدیلی سے نظر انداز نہیں کر سکتے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶ ؍ صلح (جنوری) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر P.S. لندن کا تلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتہً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (سورۃ البقرہ آیت ۲۴۶)

یہ جمعہ ۱۹۸۹ء کا پہلا جمعہ ہے اور سابقہ روایات کے مطابق نئے سال کے پہلے جمعہ یا اُس سے گذرے ہوئے سال کے آخری جمعے میں وقفِ جدید کے سالِ نَو کا اعلان ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ مَیں وقفِ جدید سے متعلق کچھ کہوں۔ تمام دنیا کی جماعتوں کے تمام احباب اور خواتین اور بچوں کو نئے سال کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

یہ سال ہمارے لئے ایک خاص اہمیت کا سال ہے کیونکہ تقریباً دو مہینے اور ۱۷ دن کے بعد احمدیت کی نئی صدی کا سورج طلوع ہونے والا ہے۔ اور احمدیت کی پہلی صدی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ، شان کے ساتھ برکتیں پیچھے چھوڑتی ہوئی رخصت ہونے والی ہے۔ اس پہلو سے یہ سال جمعہ ای کا بھی سال ہے اور وصل کا بھی سال ہے۔ ایک ایسا دن جدا ہونے والا ہے، جو اپنی روشنی میں آئندہ ہمیشہ ہر صدی سے بڑھ کر چمکے گا۔

یعنی پہلی صدی کا دن۔ کیونکہ اس کے سر پر وہ امام ظاہر ہوئے، جن کی خوشخبری حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خود عطا فرمائی اور جس کی تیرہ صدیوں تک امت انتظار کرتی رہی۔ پس اگرچہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت آئندہ صدی میں سینکڑوں ہزاروں گنا ترقی کرے گی۔ لیکن وہ ساری ترقیاں اُن قربانیوں کی مرہونِ منت ہیں جو اس پہلی صدی میں کی گئیں۔ آئندہ صدی بھی قربانیاں لے کر آئے گی۔ آئندہ صدی میں بھی قربانیاں پیش کی جائیں گی مگر آغاز کا جو نور ہے، اس کو کسی طرح بھی آئندہ آنے والی روشنیاں دھندلا نہیں سکتیں، اور دنیا کل اُسی نور کی برکت ہے جو پھیلتی چلی جائے گی۔ اور یہ دن روشن تر اور روشن تر ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ تمام دنیا پر اسلام کے کامل غلبے کی صدی طلوع ہو گی۔ اس پہلو سے پہلی صدی پر جو یہ شام آئی ہے، یہ کچھ اُداسی کی کیفیت بھی پیدا کرتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی تیز قدم بڑھانے کی طرف بھی ہمیں اُبھارتی ہے اور جیسے جیسے سورج غروب ہونے کا وقت قریب آ رہا ہے، یہ احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ کاموں کے لحاظ سے ابھی ہم پیچھے رہ گئے ہیں۔ بہت سے پروگرام تھے جن کی طرف مَیں نے بارہا جماعت کو توجہ دلائی۔ بہت سے پروگرام ہیں جو اس وقت زیرِ عمل ہیں اور جماعت تمام دنیا میں کوشش کر رہی ہے کہ اگلی صدی کے طلوع سے پہلے پہلے ہم ان پروگراموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیں۔ لیکن یہ کام اتنا زیادہ ہے اور کئی جگہ ایسے خلاء دکھائی دے رہے ہیں کہ سال کے آغاز پر مَیں جماعت احمدیہ کو

سب سے پہلے دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں

کہ دعاؤں کے ذریعے مدد مانگیں۔ بارہا مَیں نے تفصیل سے جائزہ لیا تو

دُعا کے ذریعے مدد مانگیں
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ)

پیشکش: گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۱۳ ایزرا اسٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
فون: 270441
گرام: "GLOBE XPORT"

اور اگرچہ مایوس کسی صورت میں بھی نہیں لیکن پورے یقین سے یہ ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جتنی تیاری ہمیں کرنی چاہیئے تھی، ویسی تیاری ہم نہیں کر سکے۔ اور اس وقت ہمیشہ دعا کی طرف طبیعت متوجہ ہوتی ہے۔

دعا دو طرح سے کرشمے دکھایا کرتی ہے۔ اوّل یہ کہ جو کام ہم وقت کے لحاظ سے نہیں کر سکتے، دعا کی برکت سے تھوڑے وقت میں اس سے بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ جتنی عام حالات میں انسان عقل توقع رکھتی ہے۔ دوسرے دعا کی برکت سے ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کی پردہ پوشی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ گذشتہ کوتاہیوں پر بھی پردہ ڈالتے ہوئے اپنے فضل کے ساتھ ایسے ثمرات، ایسے پھل عطا فرما دیتا ہے جن کے لئے ہم حقدار نہیں تھے۔

جن کے نتیجے ہم نے محنت نہیں کی تھی

کوشش نہیں کی تھی، محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ سارے پھل عطا ہوتے ہیں، جن کی عام حالات میں توقع بھی نہیں کی جا سکتی تھوڑے کو وہ قبول کرتا ہے اور بہت زیادہ کر دیتا ہے۔ یہی وہ مضمون ہے جو اس آیت میں بیان ہوا ہے جو میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ چونکہ اس کا مالی قربانی سے تعلق ہے۔

اس لئے وقفِ جدید کے سالِ نو کے آغاز

کا اعلان کرنے سے پہلے میں نے اس آیت کی تلاوت کرنا مناسب سمجھا تاکہ اس کے متعلق میں کچھ بیان کروں۔ اس کا تعلق چونکہ ایک عمومی اصول سے ہے۔ جس کا اطلاق ہماری موجودہ حالت پر یعنی نئی صدی کے طلوع سے پہلے کے حالات پر بھی ہوتا ہے۔ اس لئے یہ آیت اپنے مضمون کے لحاظ سے اس تمام صورتِ حال پر یکساں روشنی ڈالے گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ؕ

کون ہے جو خدا کو قرضۂ حسنہ دے تاکہ اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے لئے بہت بڑھا دے۔ وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ اور اللہ تعالیٰ چیزیں قبض بھی کرتا ہے، قبض بھی کرتا ہے یعنی کھینچتا ہے اور یبسط ان کو پھیلا بھی دیتا ہے قبض کا مضمون ایسا ہے جیسے انسان مٹھی میں کوئی چیز سمیٹ لے اور پھر مٹھی کھول کر اسے پھیلا دے اس کو بسط کہتے ہیں تو خدا تعالیٰ چیزیں سمیٹتا بھی ہے اور ان کو بڑھا کر، پھیلا کر واپس بھی کیا کرتا ہے۔ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

اس آیت میں ایک الجھے ہوئے مضمون کو سلجھایا گیا ہے۔ جو بسا اوقات انسانی ذہن کو پریشان کرتا ہے۔ جب مومن سے خدا کی راہ میں چندہ مانگا جاتا ہے۔ تو اپنے ایمان اور تقویٰ اور خلوص کی وجہ سے، خواہ اس مضمون کی سمجھ آئے یا نہ آئے کہ خدا کو کیا ضرورت ہے، مومن خدا کی راہ میں مالی قربانی کرتے تو ہیں لیکن بسا اوقات یہ سوال اٹھتے ہیں اور قرآن کریم نے ان سوالات کا مختلف جگہ ذکر فرمایا ہے کہ کیا خدا غریب ہے؟ خدا کو کیا ضرورت ہے کہ مومنوں سے قربانی لے؟ ساری کائنات اُس کی ہے اور کیوں وہ ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ تکلیف اٹھا کر، تنگی ترشی میں بھی ہم اُس کی راہ میں کچھ خرچ کریں۔

اس سوال کے مختلف جوابات قرآن کریم میں ملتے ہیں۔ یہاں جو مضمون ہے، یہ مضمون قانونِ قدرت کے حوالہ سے سمجھایا گیا ہے فرمایا۔ تم کائنات پر غور کرو۔

تمام کائنات خدا نے اس طرح پیدا کی ہے

کہ وہ چیزوں کو پہلے سمیٹتا ہے پھر بڑھا کر واپس کرتا ہے۔ زمیندار اگر اس پر آپ غور کریں تو آپ کو یہ سارا مسئلہ سمجھ آ جائے گا۔ آپ اگر زمیندارہ جانتے ہیں یا تجربہ ہے، تب بھی ورنہ سنا تو سب نے ہوا ہے۔ کہ زمیندار اُس وقت اپنا بیج زمین میں ڈالتا ہے جب اُس کو بیج کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ جب اُس کی فصل کا پھل انتہا تک پہنچ رہا ہوتا ہے۔ جب اُس کو کھانے کے لئے، اپنی دیگر ضروریات کے لئے، اُس بیج کی براہِ راست یا اُس کو بیچ کر اُس کی قیمت کی بہت ضرورت پڑتی ہے۔ وہ وقت ہے نئی فصل کے بونے کا تو انتہائی ضرورت کے وقت جو دانے اس کے گھر پہنچتے ہیں، اُن کو وہ مٹی میں ملا دیتا ہے۔

یہ قبض کا مضمون

ہے۔ اور کامل یقین رکھتا ہے کہ اس کے بغیر اُس کے آئندہ سال کی ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ کامل یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ جو قبض کرتا ہے، وہ بسط بھی کرتا ہے اور بسط کے مضمون پر یقین رکھے بغیر کوئی زمیندار بھی اپنا قیمتی بیج مٹی میں نہیں ملا سکتا۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ جب سے دنیا بنی ہے اُس وقت سے خدا تعالیٰ ہر سال اسی مضمون کو مختلف شکلوں میں عملی صورت میں دنیا پر ظاہر کرتا چلا جا رہا ہے۔ انسان تو بالارادہ اپنے بیج کو مٹی میں ملاتا ہے لیکن اس سے پہلے ارب ہا ارب سال سے، جب سے نباتات پیدا ہوئی ہے یہی مضمون ہے جو روز کشائی کر رہا ہے، جو ایک چلتی ہوئی فلم کی طرح ہر سال سینکڑوں ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں صورتوں میں ظاہر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ درخت جب پھلوں سے بھر جاتے ہیں، پھر وہ اپنے پھلوں کو مٹی میں ملا دیتے ہیں۔ ہوائیں اُن کو بکھیر دیتی ہیں اور بظاہر سب کچھ ضائع ہو جاتا ہے لیکن اُنہیں دانوں سے پھر اور پھل پیدا ہوتے ہیں، اور درخت اُگتے ہیں۔ اور سارا نظام کائنات اسی طرح جاری و ساری ہے۔ تو جب خدا تعالیٰ نے کائنات کو اس طرح بنایا اور

اسی اصول اور اسی مضمون پر

کائنات نے ارتقاء اختیار کیا ہے۔ اور مجموعی طور پر انسانی کی دولت، یا حیوانات کی دولت بڑھتی چلی گئی ہے، کم نہیں ہوئی تو کیسے ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ روحانی نظام میں اس آزمودہ نسخے کو بھلا دے یا رد فرما دے پس روحانی دنیا میں بھی جو مالی قربانی کے مطالبے ہیں وہ دراصل اُسی خدا کے مطالبے ہیں جس نے آپ کو دنیا میں مٹی میں بیج ملانے اور پھر فصلیں کاٹنے کا گُر سکھایا ہے۔ فرمایا:

وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ تم کیوں نہیں دیکھتے اس بات کو کہ خدا تعالیٰ نے یہ قانون جاری فرمایا ہوا ہے کہ جو لوگ اپنی دولت کو خدا کے سپرد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُسے بڑھا کر واپس کیا کرتا ہے۔ فرمایا پھر جس کے لئے وہ چاہتا ہے، اس کو بہت بڑھا کر عطا فرماتا ہے وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔ اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جانے والے ہو۔ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ کا مطلب ہے، اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہو۔ ان کا پہلے مضمون سے کیا تعلق ہے

اس کا پہلے مضمون سے دو طرح کا تعلق ہے۔ اوّل یہ کہ ہم سب کچھ اپنا خدا کی کائنات کو جو واپس کرتے ہیں یا ہمیں واپس کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے، وہ ضائع نہیں ہوا کرتا بلکہ

دوبارہ نئی صورتوں میں اٹھتا ہے۔

نئی صورتوں میں نکلتا ہے تو فرمایا۔ تم بھی جو مٹی میں ملائے جاؤ گے یہ تمہارے لئے کوئی انجام نہیں ہے۔ یہ تمہارے لئے نئی پیدائش کا دن ہو گا۔ تم خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جس طرح خدا تعالیٰ اپنی طرف لوٹائی جانے والی چیزوں کو بڑھایا کرتا ہے تمہیں بھی نئی خلق عطا ہوگی، جو پہلے سے زیادہ وسیع ہوگی۔ ہر پہلو سے وہ زیادہ شاندار اور زیادہ لطیف ہوگی اور جو کچھ تم قانونِ

قدرت کوا چینے زبردستے طور پر واپس کر دیئے گئے۔ اُسے خداتعالیٰ بہت بڑھا کر اور نشوونما دے کر پھر ظاہر فرمائے گا۔ دوسرا معنی آیت کے اس حصے کا یہ ہے کہ جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ ساری جزاء تمہیں اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔ اِس دنیا میں بھی ضرور جزاء ملتی ہے اور خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے والوں کو بہت بڑھا کر عطا کیا جاتا ہے لیکن اگلی دنیا میں بھی تمہارے لئے یہ خزانے جمع ہو رہے ہیں۔ اگر انسان کسی ایسی جگہ خزانے بھجوا دے، جہاں خود نہ پہنچ سکتا ہو تو وہ خزانے اُس کے ہاتھ سے ضائع گئے۔ وہ ہمیشہ کے لئے کھوئے گئے۔ تو آیت کا یہ حصہ انسان کو یقین دلاتا ہے کہ تمہاری امانت جہاں پہنچ رہی ہے وہاں تم بھی جانے والے ہو اور جو کچھ تم بھیجو گے، اس بھیجے ہوئے کی نسبت ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں بلکہ ان گنت گنا زیادہ اُس دنیا میں پاؤ گے جس میں آخر تم نے لوٹ کر جانا ہے، تو یہ چھوٹی سی آیت بہت وسیع مطالب اپنے اندر رکھتی ہے، اور مالی قربانی کا فلسفہ ہمیں سمجھاتی ہے صرف مالی قربانی کا نہیں بلکہ

دیگر قربانیوں کا فلسفہ بھی سمجھاتی ہے۔

ہم خدا کی راہ میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں، یقین کریں کہ ہر چیز جو ہم خرچ کرتے ہیں، اُسے برکت دی جائے گی۔ اُسے بڑھایا جائے گا اور واپس ہمیں لوٹایا جائیگا یعنی ہم تو خدا کی طرف لوٹیں گے مگر ہر چیز جو ہم خدا کی طرف بھیجتے ہیں، خدا ہماری طرف لوٹاتا چلا جائیگا۔ اِس پہلو سے نئی صدی کے حالات کے ساتھ بھی اس مضمون کا تعلق ہے۔ جو کچھ خدا نے ہمیں دیا، وقت دیا، عزتیں دیں، اموال دیئے، جانیں عطا فرمائیں، ان کی قسم کی سہولتیں ہمیں بخشیں۔ آغاز میں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت، باوجود اس کے کہ جماعت بہت چھوٹی اور بہت کمزور تھی اور بہت غریب تھی اور ان کے پاس بچت کی نسبت بہت تھوڑی تھی، ایسے حالات تھے کہ اکثر احمدی مشکل زندہ رہنے کے لئے گذارے پا رہے تھے۔ ان میں بہت کم تھے جو غیر معمولی طور پر متمول شمار ہو سکتے ہوں لیکن انہوں نے خدا کی راہ میں اپنے اموال بھی دیئے اپنی عزتیں بھی قربان کیں۔ اپنے تعلقات، اپنی دوستیاں، اپنی رشتے داریاں، کوئی ایسی چیز نہیں جس کا انسان تصور کر سکتا ہے جو اس دور میں جماعت احمدیہ نے خدا کی راہ میں قربان نہ کر دی ہو۔ جو کچھ ان کو حاصل تھا وہ سب کچھ دے دیا۔ ایسے خطرناک حالات تھے کہ اس زمانے میں بعض علاقوں کے متعلق انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہاں کے معزز لوگ تمام عزتوں کو اپنے ہاتھ سے تج کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہہ دیں گے اور یہ سچی کہانی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، جو کچھ انہوں نے خدا کی راہ میں پیش کیا، اُس کو بہت بڑھا کر اللہ تعالیٰ نے اُن کی آئندہ نسلوں اور

اُن کے خاندانوں کو عطا فرمایا

آج دنیا کے کونے کونے میں احمدی نسلیں جو اُن بزرگوں کی نسلیں ہیں پھیلی پڑی ہیں۔ وہ گواہ ہیں کہ خداتعالیٰ نے کسی ایک چیز کو بھی اپنے پاس رکھا نہیں بلکہ [illegible] کے مضمون کو بڑی شان کے ساتھ پورا فرمایا ہے۔ ان کو وسعتیں عطا کیں، ان کی عزتیں بڑھائیں، ان کے اموال بڑھائے، ان کی طاقتیں بڑھائیں، ان کے اثر و رسوخ بڑھائے، ان کی جانوں کو برکت دی، ان کے خاندانوں میں ان کی نسلوں کو برکت عطا فرمائی۔ غرضیکہ ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑھا چڑھا کر اُن کو واپس فرمایا۔ آج ایک سو سال کا عرصہ گذرنے کو ہے اور اس ایک سو سال میں ہم مسلسل اللہ تعالیٰ کے بڑھتے ہوئے، وسیع تر ہوتے ہوئے فضلوں کا نظارہ کرتے چلے آئے ہیں۔ اِس لحاظ سے ہمیں آج جو قربانی کی توفیق مل رہی ہے۔ اِس پر اگر آپ غور کریں تو یہ بھی انہیں قربانیوں کے پھل ہیں۔ جو قربانیاں اُس وقت تھوڑی نظر آتی تھیں۔ آج زیادہ ہو کر جو دکھائی دے رہی ہیں۔ دراصل یہ بھی یَقْبِضُ وَیَبْصُطُ کے مضمون سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ قربانیوں کی طاقت کو بھی خداتعالیٰ بڑھاتا ہے۔ قربانیوں کے مظاہروں کو بھی اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماتا ہے اور ایک نسل جو اس بات کا عرفان نہ رکھتی ہو، بعض دفعہ بیوقوفی میں یہ کہہ سکتی ہے کہ ہم زیادہ قربانیاں دے رہے ہیں، ہم زیادہ وقت دے رہے ہیں، ہم منظم طور پر زیادہ کام کر رہے ہیں لیکن اس بات کو وہ بھول جاتے ہیں کہ دراصل اُن کے آباء کی قربانیاں ہیں جو بحیثیت قربانی برکت پا رہی ہیں۔ پس جو کچھ ہم آج روحانی لحاظ سے مٹی میں ملا رہے ہیں یا ملانے کی توفیق پا رہے ہیں۔ مٹی میں ملانے کی سعادت پا رہے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ صدی بکثرت ان قربانیوں کا فیض پائے گی اور اگر ہم دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں کی معافی چاہتے ہوئے، استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کرتے رہیں کہ جو کچھ ہم نے قربانیوں کی صورت میں خدا کے حضور پیش کیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس سے بہت زیادہ کر سکتے تھے، بہت تھوڑا ہے جو ہم نے کیا ہے لیکن تو بڑھانے والا ہے۔ تو تھوڑے کو بہت کرنے والا ہے اور تیری طاقتوں کی کوئی حد نہیں، کوئی شمار نہیں ہے۔ اِس لئے اس سے قطع نظر کہ ہم نے تیری راہ میں کیا ڈالا تو اُسے بڑھا دے۔

اِس مضمون کو سمجھنا ہو تو پھر اُسی مثال کی طرف واپس لوٹتے ہیں۔ ہر زمیندار جو دانے مٹی میں ملاتا ہے اُس کے ساتھ مٹی ایک جیسا سلوک نہیں کیا کرتی۔ حالات مختلف ہیں زمینیں مختلف ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے اِس مثال کو واضح کرتے ہوئے فرمایا بعض ایسی قربانیاں ہیں جو خالصۃً للہ کی جاتی ہیں اور بعض ایسی ہیں جو دکھاوے کی خاطر کی جاتی ہیں۔ جو خالصۃً للہ کی جاتی ہیں، اُن کی مثال ایسی ہے جیسے زمیندار کا دانہ کسی ایسی زرخیز زمین میں پڑے، جو غیر معمولی طور پر اس دانے کو بڑھانے کی طاقت رکھتی ہو۔ اگر تیز بارش ہو تب بھی وہ زمین بڑی کثرت کے ساتھ اس بیج کو کئی گنا کرے اور نشوونما عطا کرے اور اگر بارش نہ بھی ہو تو رات کی شبنم سے ہی وہ استفادہ کر سکے اور اسی تھوڑی شبنم کے ذریعے ہی وہ اس بیج کو بڑھا دے۔ اور بعض قربانیاں ایسی ہیں جو سطحی ہوا کرتی ہیں، جن کو خداتعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سخت چٹان پر نہ بیج پڑے جس کی سطح پر مٹی کی تہہ جمی ہوتی ہے، وہ تھوڑی دیر کے لئے روئیدگی ظاہر کرتا ہے۔ سبزہ دکھائی دیتا ہے لیکن جب بھی بارش آتی ہے، وہ سب کچھ کو بہا کر لیجاتی ہے (سورۃ البقرہ آیت ۲۶۶) پھر اسی مثال میں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اپنی قربانیوں کا تتبع کرتے ہیں ان کے پیچھے چلتے ہیں اور اُن کی آبیاری کرتے ہیں، اُن کو بہت زیادہ دیا جاتا ہے بہ نسبت اُن زمینداروں کے جو بیج پھینک کر خواہ اچھی زمین پر پھینکا ہو، پھر اس سے غافل ہو جاتے ہیں۔ تو صرف قربان کر دینا کافی نہیں ہے۔ قربانی کیسی ہے اور وہ کس رنگ میں نشوونما پانے کی توفیق رکھتی ہے۔ یہ ایک بہت ہی وسیع مضمون ہے اس لئے دعاؤں کے ذریعے خداتعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیئے۔ وہ حال کا بھی خدا ہے مستقبل کا بھی ہے اور ماضی کا بھی ہے یہ التجا کرنی چاہیئے کہ اگر ہماری قربانیوں میں، ہماری نیتوں میں کچھ فتور بھی رہ گیا ہو اور خالصۃً تیرے لئے نہ بھی کی گئی ہوں تو آج ہم التجا کرتے ہیں کہ ہمیں بخش دے، ہمیں معاف فرما اور ہماری قربانیوں کو کامل سچائی عطا فرما۔ تو جیسے مستقبل کا خدا ہے ویسے ماضی کا بھی ہے۔ تو زمانے کا مالک ہے چاہے تو ہماری گزری ہوئی کوتاہیوں کی بھی پردہ پوشی فرما سکتا ہے اور اُن کوتاہیوں کی زد سے ہماری قربانیوں کو بچا سکتا ہے۔ اس لئے آئندہ کے لئے ہمیں خلوص کی توفیق عطا فرما اور سابقہ کوتاہیوں کو بخش دے اور پھر فضلوں کی ایسی موسلادھار بارش برسا کہ ہماری تھوڑی قربانیاں بھی بہت زیادہ نشوونما پائیں اور ہر زمانے میں نشوونما پاتی رہیں۔ یہ جو مضمون ہے۔ اس کو پھر خداتعالیٰ اور بڑھاتا ہے۔ فرماتا ہے کہ:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان جمیل ساڑی ہاؤس، صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

عام قانونِ قدرت میں جو بہت دیا جائے تو ایک دانہ سات بالیوں میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ اور ہر بالی میں سَو سَو دانے ہوں تو ایک دانہ سات سَو گنا ترقی کر سکتا ہے لیکن فرمایا کہ یہیں بات ختم نہیں ہو جاتی۔ یہ تو تمہارے اخلاص کے کمال اور خدا تعالیٰ کے اس اخلاص کو قبول کرنے کا مضمون ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل کا مضمون جس کا قربانیوں سے کوئی تعلق نہیں یعنی براہ راست تعلق نہیں، وہ اس کے علاوہ ہے۔ فرمایا۔ اگر تم بہترین رنگ میں خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرو گے تو عام قانون جو روحانی دنیا میں چل رہا ہے، جس کا اطلاق بعض شکلوں میں تم مادی دنیا میں بھی ہوتا ہوا دیکھتے ہو، وہ یہ ہے کہ

ایک قربانی سات سَو گنا زیادہ پھل پیدا کر سکتی ہے

لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کی خاطر خدا لامحدود طور پر ان قربانیوں کے پھلوں کو بڑھا بھی سکتا ہے۔ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ[2] جس کے لئے وہ چاہے، جس کے لئے وہ فیصلہ کرے۔ وہ ان قوانین کی حدود سے بالا سمجھا جائے گا اور ان حدود کے دائرے کے اندر اس سے سلوک نہیں کیا جائے گا بلکہ لامحدود سلوک کیا جائے گا، تو ہمارا جس خدا سے تعلق ہے، اس کے ساتھ یہ جو حسابی معاملات ہیں یہ ہمیں درست کرنے ہوں گے اور بے حساب کی توقع اس سے ہم رکھیں تو وہ بے حساب دے سکتا ہے۔ پس جہاں تک انسان کا تعلق ہے، اسے اپنا حساب ضرور درست کرنا چاہیئے۔ اور اپنا حساب درست کرنے کے بعد اس کے ساتھ خدا پر توکل رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو حساب کے مطابق بہت دے

یا بے حساب عطا کرے۔

اس بے حساب عطا کرنے کے مضمون میں بظاہر کوئی منطق نہیں۔ وہ کون لوگ ہیں جن کے ساتھ خدا تعالیٰ بے حساب سلوک فرماتا ہے۔ اس مضمون کو اگر آپ سمجھ لیں تو پھر ہم میں سے ہر شخص اللہ تعالیٰ سے لامحدود عنایات کی توقع رکھ سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے ہاں احسان میں بھی عدل پایا جاتا ہے اور کلیتہً بے وجہ اس کا کوئی سلوک بھی نہیں ہے۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ بے حساب عطا کرنے کا مضمون اس بات سے تعلق رکھتا ہے کہ آپ اپنی حد تک پہنچ جائیں اور اس حد سے آگے بڑھنا آپ کے لئے اس لئے ممکن نہ ہو کہ آپ کی استعدادوں میں اس سے آگے بڑھنا ممکن نہیں ہے۔

وہاں سے فضل کا مضمون شروع ہوتا ہے

اور وہاں سے بے حساب کا مضمون شروع ہوتا ہے۔ پس اسی لئے میں نے کہا تھا کہ آپ اپنا حساب پورا کر لیں۔ جتنی توفیق ہے۔ جتنی استطاعت ہے، وہ سب کچھ اگر آپ خدا کی راہ میں پیش کر دیں اور ایک ایسا مقام دیکھیں، جہاں اس سے آگے آپ بڑھ نہیں سکتے، وہاں پھر آپ کی نیکیوں کی حسرتیں باقی رہ جائیں گی۔ وہاں خواہشیں ہیں جو دل میں کلبلائیں گی اور بے چین کریں گی کہ کاش! ہم اس سے بھی زیادہ کر سکتے۔ اس حد سے آگے پھر آپ کے عمل کی حد ختم ہو جاتی ہے اور خدا کے لامحدود فضلوں کی حد شروع ہو جاتی ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے جو لامحدود فضلوں کا سلوک فرمایا ہے، ایک جاہل دنیا دار یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کی مرضی تھی اس نے جس طرح چاہا اُن کو بڑھا دیا اور اس میں اس کا ARBITRARY فیصلہ ہے یعنی بغیر کسی استحقاق کے، بغیر کسی وجہ کے۔ دنیا کے لحاظ سے یہی بات درست نظر آتی ہے مگر امر واقعہ اس سے مختلف ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہر احسان کے اندر عدل کا مضمون پایا جاتا ہے۔ اور اس پہلو سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم سے یا آپ کی غلامی میں کسی اور شخص سے جب آپ خدا تعالیٰ کا لامحدود فضلوں کا سلوک دیکھتے ہیں تو یقین کریں کہ اس شخص کی قربانیوں کی ایک ایسی حد پہنچی تھی، جس سے آگے اس کی تمنائیں رہ گئی تھیں اور حسرتیں رہ گئی تھیں اور خدا نے جو اس کو استعدادیں عطا کی تھیں، اُن میں توفیق نہیں تھی کہ اُس سے آگے بڑھ سکیں۔ تب خدا کے فضل نے وہاں سے اُس کا ہاتھ پکڑا ہے اور پھر اس کو لامحدود فضلوں کی دنیا میں پہنچا دیا ہے۔ معراجِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم میں ہمیں یہی مضمون ملتا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے بشریت کی حدود کے آخری مقام تک کوشش کی ہے۔ اس سے بالا بشریت کے لئے کوئی مقام نہیں ہے۔ جس حد تک ممکن تھا،

سب کچھ خدا کی راہ میں دیا ہے

یہاں تک کہ اس کے بعد پھر خدا باقی رہ جاتا ہے اور بشریت کی تمام طاقتیں ختم ہو جاتی اور کوتاہ ہو جاتی ہیں۔ مگر وہاں ٹھہرے نہیں ہیں۔ وہاں تعلق باللہ کا ایک نیا مضمون شروع ہوا ہے جو پھر لامحدود ہے۔ اس تک عام انسان کی نظر اور اس کا فہم اور اس کا ادراک پہنچ ہی نہیں سکتے لیکن روز مرّہ کی زندگی میں ہر انسان کو کسی نہ کسی پہلو سے یہ تجربے ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو اپنے ایسے خدا سے تعلق جوڑتے ہوئے اس تعلق کو محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔ بڑا ظلم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تو لامحدود فضل کرنے والا ہو اور ہم اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے اس کے فضلوں کے ہاتھ روک رہے ہوں اور ان کو محدود کر رہے ہوں۔ اس لئے اب

یہ دُعا کرنی چاہیئے کہ جو کوتاہیاں ہم سے ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کے اوپر ستاری کا پردہ ڈال دے اور ہماری غلطیوں کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے نیکیوں کے طور پر شمار کر لے اور ہماری استعدادوں کو بھی بڑھائے اور ہمیں اپنی استعدادوں تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہاں تک کہ نیکی کے ہر میدان میں ہم اس کنارے تک پہنچ جائیں جس سے آگے ہماری بشریت کی حد کے لحاظ سے بڑھنا ممکن نہ رہے اور پھر ہم خدا کے لاانتہاء فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں اور آئندہ صدیاں ہماری ان قربانیوں کے لاانتہا پھل کھاتی چلی جائیں۔ ہم سے پہلوں کی محنت کے پھل کھائے ہیں، اس کو یاد رکھیں اور اُن کو بھی اپنی دُعاؤں میں نہ بھلائیں اور ہماری محنت کے پھل آئندہ نسلیں کھائیں گی اور اگر آپ پہلی نسلوں سے یہ سلوک کریں گے کہ اُن کے سامنے اپنی ممنونیت کا سر جھکائیں گے اور سوز و گداز کے ساتھ اپنی دلی دُعاؤں میں اُن کو یاد رکھیں گے تو یاد رکھیں کہ پھر آئندہ نسلیں بھی آپ سے ایسا ہی سلوک کریں گی۔ پس

یہ جو اس صدی کے لقبہ ۲ ماہ ۱۳ دن باقی ہیں۔

---

[1] سورۃ البقرۃ: آیت ۲۶۲ [2] سورۃ البقرۃ: آیت ۲۶۲

ان کو خصوصیت کے ساتھ ان دعاؤں میں شامل کریں اور اپنے حالات کو ٹٹولیں۔ اپنے دلوں کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کہاں کہاں کس حد تک کمی رہ گئی ہے۔ اصلاح نفس کے لحاظ سے، جو تربیت کا مجاہدہ ہم کر رہے ہیں اس کے لحاظ سے اور خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کے لحاظ سے۔ اور یہ دعا کریں کہ ان دو ماہ کے ان دنوں میں اتنی برکت ڈال دے کہ وقت کے پیمانے کے لحاظ سے نہیں بلکہ فضل کے پیمانے کے لحاظ سے جہاں عمل کی توفیق عطا ہو اور اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول کرتے ہوئے ہماری جزاؤں کو لا انتہاء کر دے۔

اس مختصر تعارف کے بعد اب اسی مضمون کی روشنی میں،

میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔

آپ کو جیسا کہ معلوم ہے کہ وقف جدید پہلے صرف پاکستان اور ہندوستان کی حد تک محدود تحریک تھی لیکن گزشتہ تقریباً ۳ سال کا عرصہ ہوا اسے ساری دنیا میں پھیلا دیا گیا ہے اور اگرچہ بعض ممالک ایسے ہیں جہاں وقف جدید کا چندہ انہیں ممالک میں خرچ کیا جاتا ہے۔ مثلاً افریقہ کے ممالک اور بعض اور دوسرے ممالک ہیں مگر ترقی یافتہ ممالک کا وقف جدید کا چندہ زیادہ تر ہندوستان میں خرچ کے لئے وقف ہے۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے، خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت وقف جدید کے لحاظ سے مسلسل قربانی میں آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ۱۹۸۴ء میں — وعدوں کے متعلق تو یہاں ذکر نہیں لیکن — وصولی ۱۷ لاکھ ۱۵ ہزار ۲۷ روپے تھی۔ ۱۹۸۵ء میں ۲۰ لاکھ ۴۴ ہزار ہوئی۔ ۱۹۸۶ء میں ۲۳ لاکھ ۹۲ ہزار۔ ۱۹۸۷ء میں ۲۸ لاکھ ۶۱ ہزار اور ۱۹۸۸ء میں ان کا خیال ہے کہ انشاء اللہ ۳۱ لاکھ سے بڑھ جائے گا یعنی کل آمد بڑھ جائے گی لیکن اس تاریخ تک، جب یہ رپورٹ بھجوائی گئی، ۲۵ لاکھ ۵۸ ہزار روپے وصولی تھی۔ وقف جدید کا سال اگرچہ دسمبر میں ختم ہوتا ہے لیکن گزشتہ سال کی جو وصولی ہے رہ جاتی ہے ایک دو ماہ تک آتی چلی جاتی ہے اور دسمبر کے آخر پر پہلے چونکہ جلسہ سالانہ ہوا کرتا تھا، اس لئے سب سے زیادہ ہوا کرتی تھی۔ اب یہ وہاں سے تبدیل ہو کر PEAK یعنی سب سے زیادہ وصولی جنوری میں داخل ہو گئی ہے۔ کیونکہ اب یہ ڈاک کے ذریعہ آتی ہے اس لئے سال کے آخر پر عموماً جماعتیں جب حساب سمیٹتی ہیں تو زیادہ تر رقمیں جنوری میں داخل کرتی ہیں، تو گزشتہ جو میرا تجربہ ہے اور مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً ۲۴ سال وقف جدید میں خدمت کی توفیق ملی ہے، وہ یہی ہے کہ بعض دفعہ ۲۰ فیصد یا ۲۵ فیصد تک بھی گزشتہ سال کا چندہ آخری ایک دو ماہ میں وصول ہوتا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ جس رفتار سے اللہ تعالیٰ پاکستان کی جماعتوں کو آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اس سال بھی ویسا ہی سلوک فرمائے گا اور ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے گا۔

دعا کی تحریک کے طور پر

عموماً ان جماعتوں کے نام سنائے جاتے ہیں جنہوں نے مالی قربانی میں غیر معمولی حصہ لیا ہے۔ دفتر اطفال کا جہاں تک تعلق ہے جس ترتیب سے میں یہ نام سناؤں گا، اسی ترتیب سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اطفال کے چندے میں ان جماعتوں کو غیر معمولی قربانی کی توفیق ملی ہے۔ ربوہ سر فہرست ہے پھر بدین، پھر سانگھڑ، پھر سکھر، پھر خیرپور، رحیم یار خان، مظفر گڑھ، راجن پور، گوجرانوالہ، لاہور، سیالکوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، چکوال، راولپنڈی، اسلام آباد اور اٹک۔

جہاں تک عام چندہ وقف جدید کا تعلق ہے۔ اس میں اس فہرست کی ترتیب حسب ذیل ہے۔ ربوہ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے سر فہرست ہے۔ پھر کراچی، پھر حیدر آباد، پھر تھرپارکر، سانگھڑ، خیرپور، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، بہاولنگر، ملتان، گوجرانوالہ، لاہور، سیالکوٹ، فیصل آباد، شیخوپورہ، جھنگ، اوکاڑہ، گجرات، چکوال، راولپنڈی اور ایبٹ آباد۔

میں یہ نہیں جانتا کہ وقف جدید نے یہ ترتیب کیسے قائم کی ہے۔ جب میں وقف جدید میں ہوا کرتا تھا تو بڑی احتیاط سے، مختلف پہلوؤں سے جائزے لے کر یہ ترتیب قائم کیا کرتا تھا۔ جہاں تک کل چندے کا تعلق ہے، ظاہر بات ہے کہ یہ ترتیب درست نہیں ہے کیونکہ ناممکن ہے کہ سانگھڑ کو لاہور سے زیادہ یا رحیم یار خان یا ڈیرہ غازی خان کو لاہور سے زیادہ چندہ پیش کرنے کی توفیق ملی ہو۔ اس لئے یا تو غلطی ہوئی ہے اور اس دفعہ انہوں نے یہ جو فہرست بھجوائی ہے، بے ترتیب بھیج دی ہے مگر چونکہ ہمیشہ گزشتہ سالوں میں ایک ترتیب قائم کی جاتی تھی اور اول جماعتوں کا اول ذکر کیا جاتا تھا۔ اس لحاظ سے میں نے یہی سمجھا کہ اسی ترتیب سے ان جماعتوں نے قربانی میں حصہ لیا ہوگا۔ اگر وقف جدید کے دفتر والوں نے کسی اور پہلو سے یہ ترتیب قائم کی ہے مثلاً گزشتہ سال کے مقابل پر فی کس چندہ دہندہ کے اضافے کا جہاں تک تعلق ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ ترتیب بدل چکی ہو اور بعض چھوٹی جماعتیں اس پہلو سے زیادہ آگے آ جائیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے، بعض دفعہ ترتیب قائم کی جاتی ہے کہ وعدوں کے مقابل پر وصولی کی نسبت کے لحاظ سے کون آگے ہے۔ چونکہ ایسی کوئی وضاحت موجود نہیں ہے یا بھیجی گئی ہے تو اتنی تاخیر سے بھیجی گئی ہے کہ ابھی میں اس کا مطالعہ نہیں کر سکا۔ اس لئے میں نے احتیاطاً ساتھ یہ وضاحت کر دی ہے۔ یہ نہ ہو کہ بعد میں جماعتیں پھر احتجاج شروع کر دیں کہ ہم نے زیادہ دیا تھا، آپ نے ہمارا نام پیچھے پڑھ دیا کیونکہ اکثر جماعتیں پھر یہ کہا کرتی ہیں تو

جو بھی اللہ کے نزدیک قربانی کے لحاظ سے آگے ہے،

اسے اللہ اپنی جزاء میں بھی آگے رکھے۔ اور جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بڑھائے اور ان کو بھی صف اول کی قربانی کرنے والوں میں شامل فرمائے۔

جہاں تک بیرون پاکستان کا تعلق ہے، جو اطلاعات اب تک ہمیں ملی ہیں، ان کے مطابق جس ترتیب میں اب میں یہ نام پڑھوں گا، یہ ترتیب درست ہے، اور صرف ایک شکوے کی بات یہ ہے کہ بیرونی جماعتوں نے بار بار توجہ دلانے کے باوجود کوائف بھیجنے میں بہت سستی کی ہے اور اب جو یہ فہرست میں پڑھ کر سناؤں گا اس میں بھی کئی خامیاں ہوں گی کیونکہ ہمیں بروقت اطلاع نہیں مل سکی۔ تو اگر کوئی جماعت زیادہ قربانی کرنے والی تھی اور فہرست کے لحاظ سے پیچھے رہ گئی ہے تو اس میں ان کے اپنے نظام کا قصور ہے۔ انہوں نے بروقت اطلاع کیوں نہیں دی۔ بہر حال جو اطلاعیں ملی ہیں، ان کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے

سر فہرست برطانیہ کی جماعت ہے

جس نے سال گزشتہ میں ۱۱ ہزار پونڈ وقف جدید میں ادا کئے۔ دوسرے درجے پر جرمنی کی جماعت ہے جس نے ۹ ہزار ۸۰۱ پونڈز ادا کئے۔ اور تیسرے درجے پر امریکہ کی جماعت ہے جس نے ۶ ہزار

۵۲۲ پونڈز ادا کئے۔ پھر ماریشس کا نمبر آتا ہے جس نے ۲ ہزار ۱۹۸ پونڈز ادا کئے اور پھر کینیڈا جس نے ۲ ہزار ۲۳ پونڈ ادا کئے۔ کینیڈا کی کوئی سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیسے ہوا ہے کیونکہ عام طور پر وہ مالی قربانی میں امریکہ سے پیچھے نہیں ہے اور ہر دوسری تحریک میں خدا کے فضل سے نہ صرف یہ کہ امریکہ سے پیچھے قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ آگے بڑھنے کا رجحان پایا جا رہا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ان کی انتظامیہ کا قصور ہو یا وقفِ جدید کے سیکرٹری کا قصور ہو۔ وہ سارا سال غافل رہا ہو لیکن جیسا کہ تاثر کینیڈا کا یہاں پیدا ہو رہا ہے ویسا نہیں ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اس طرف وہ مزید توجہ کریں گے۔ انڈونیشیا ایک ہزار ۵۲۲، ناروے ایک ہزار ۲۹۶ ہے۔ چھوٹی جماعتیں جو بعد میں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں خدا کے فضل سے شامل ہیں۔ ترقی کر رہی ہیں۔ لیکن اس پہلو سے سوئٹزرلینڈ، ناروے کو بہت پیچھے چھوڑ سکتا ہے کیونکہ سوئٹزرلینڈ کی جماعت کے مقابل پر تعداد کے لحاظ سے بہت تھوڑی ہے۔ لیکن وقفِ جدید کے چندے میں انہوں نے ایک ہزار ۴۰۰ پونڈ رپورٹ آنے تک ادا کئے تھے۔ ڈنمارک نے ایک ہزار ۵ پونڈز اس میں ادا کئے ہیں۔ بہر حال یہ مختصر رپورٹ نامکمل ہے لیکن ایک تھوڑی سی تصویر آپ کے سامنے رکھ دی ہے کہ وقفِ جدید کے چندوں کی طرف بیرونی دنیا میں کس طرح توجہ ہو رہی ہے۔ پہلے بھی میں نے یہ بات سمجھائی تھی کہ بیرونی دنیا میں جو وقفِ جدید کی تحریک ہے اس کی دو وجوہات ہیں اول یہ کہ ہر نیکی میں حصہ لینے اور شامل ہونے کا موقعہ پانے کی انسان کے دل میں تمنا ہوتی ہے۔ اور یہ وہ تحریک تھی جو بعض خاص مصلحتوں کی وجہ سے آغاز میں صرف پاکستان اور ہندوستان تک محدود کی گئی تھی اس عرصہ میں میں نے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں تحریک کر کے یہ اجازت لی تھی۔ چنانچہ تحریک نے اس پر عمل بھی کیا کہ باہر کی دنیا کو بھی وقفِ جدید میں شامل کیا جائے۔ خواہ وہ اپنا روپیہ اپنے پاس ہی رکھیں۔ چنانچہ کچھ نیم دلی کے ساتھ یہ تحریک آج سے بہت پہلے جاری ہو گئی تھی۔ اور مختلف رپورٹوں میں ہمیں یہ اطلاع ملتی تھی کہ افریقہ کے بعض ممالک نے یورپ نے یا امریکہ نے کچھ کچھ روپیہ وقفِ جدید میں بھی ادا کیا ہے۔ جو مقامی فنڈز میں شامل کر لیا گیا۔ گزشتہ تین چار سال پہلے کی بات ہے جب شدھی کے خلاف جہاد کی میں نے تحریک کی ہے تو اس وقت شدھی کے لئے وقتی روپے کی کچھ ضرورت تھی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو گئی۔ لیکن یہ ایک ایسا کام نہیں تھا جسے ہم تھوڑی دیر کرنے کے بعد بھلا دیں۔ ہندوستان میں وسیع پیمانے پر مختلف صوبوں میں مسلمانوں کو مرتد کر کے ہندو بنانے کی منظم کوششیں جاری ہیں۔ اور جتنی زیادہ میں تحقیق کروا رہا ہوں اتنا ہی زیادہ ہولناک منظر سامنے آ رہا ہے۔ علیگڑھ جو مسلم یونیورسٹی کا مرکز ہے گویا روشنی کا ایک مینار ہے۔ وہاں اس کے اردگرد ہزاروں گاؤں ایسے ہیں جو چند نسلیں پہلے مسلمان ہوئے تھے دوبارہ ہندو بنا لئے گئے ہیں۔ یو پی میں مسلمان مراکز کے اردگرد مشہور شہروں مثلاً لکھنؤ کے اردگرد شاہجہانپور کے اردگرد مختلف ضلعوں میں یہ قصہ جاری ہے۔ آندھرا پردیش میں کوئی حصہ ایسا نہیں ہے۔ راجستھان کو لے لیں۔ جہاں منظم طریق پر یہ تحریک جاری نہ ہو۔ اور پنجاب میں بھی اب یہ تیز کر دی گئی ہے۔ قادیان کے باہر ہم نے تحریک چلائی تھی کہ اردگرد مسلمانوں کو سنبھالیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی مسجدیں واگذار کروائی گئیں۔ جہاں اذانیں نہیں ہوتی تھیں۔ اذانیں دلوائی گئیں۔ باقاعدہ نمازیں شروع کی گئیں۔ اور مسجدوں کو آباد کیا گیا۔ بہت بھاری کام ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پچھلے دنوں چونکہ سیاسی حالات بگڑے ہیں اس لئے اس کام میں ویسی تیزی نہیں رہی۔ لیکن جہاں تک مخالفانہ کوششوں کا تعلق ہے وہ ابھی جاری ہیں۔ اسی طرح پنجاب میں گزشتہ ایک دو سال کے اندر خصوصیت کے ساتھ شدھی کی تحریک منظم طور پر داخل ہوئی ہے۔ ان سب تحریکات کے مقابلے کے لئے ہندوستان میں جو وقفِ جدید ہے۔ اس کی استطاعت نہیں ہے۔ مالی لحاظ سے جتنی ضرورت ہے ہندوستان کی جماعتیں چونکہ چھوٹی رہ گئی ہیں ان میں یہ طاقت نہیں ہے اس مقصد کے پیش نظر میں نے وقفِ جدید کو مستقلاً تمام دنیا میں جاری کرنے کا فیصلہ کیا اور مقصد یہی تھا کہ یہ سارا روپیہ جب تک ضرورت پیش آتی ہے ہندوستان کے لئے وقف کیا جائے۔ اور اگر یہ ضرورت پوری ہو جائے۔ ویسے ضرورتیں تو دین کی کبھی پوری نہیں ہوا کرتیں۔ اگر ایسا وقت آیا کہ ہندوستان کی جماعتیں اپنی کوششوں سے اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکیں اور اللہ کرے کہ جلد وہ وقت آئے۔ پھر اس روپے کو آپ کے بچوں کی تربیت کے لئے استعمال کیا جائیگا۔ اور جس طرح معلمین تیار کئے جاتے ہیں۔ اس طور پر جگہ جگہ بیٹھ کر چھوٹی جماعتوں میں وہ پورے مربی کی تعلیم تو نہیں پاتے۔ لیکن اتنا علم ضرور رکھتے ہیں کہ ابتدائی قرآن کی تعلیم نماز روزے کی تعلیم دے سکیں۔ اس قسم کے معلم پھر غیر ملکوں میں بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ تو یہ تحریک انشاء اللہ تعالیٰ ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے۔ اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو گی۔ لیکن سردست تو فوری ضرورت ہمیں ہندوستان کے لئے ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں بھی جو اب تک اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا حصہ لیتی رہی ہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب جماعت کو احساس ہو جائے کہ کسی چیز کی ضرورت ہے تو پھر وہ ہلکا حصہ نہیں لیا کرتی بلکہ بعض دفعہ تو روکنا پڑتا ہے۔ سمجھا کر کہنا پڑتا ہے کہ بھئی اس سے زیادہ نہ بڑھو۔ اس لئے یہ تو ناممکن ہے کہ جماعت نے وقفِ جدید کی طرف اس لئے توجہ نہ دی ہو کہ ان کے اندر نعوذ باللہ من ذالک اخلاص میں کمی آ گئی ہے لیکن یہ یقینی بات ہے کہ وقفِ جدید کے فوائد اور اس کے عالمی اثرات سے ناواقفیت کے نتیجے میں جماعت کا رد عمل نسبتاً نرم ہوا ہو تو اس لئے میں آپ کو یاد کرا رہا ہوں کہ یہ اس کے مقاصد ہیں۔ یہ اس کے فوائد ہیں۔ ضروریات ہیں۔ اس لئے جہاں تک توفیق ہو آپ اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں۔ اور آخر پر یہ بات یاد دہانی کے طور پر کہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کثرت سے اس میں شامل کریں۔ جو تعداد مجھے ملی ہے مجھے یقین نہیں آتا کہ یہ اعداد و شمار درست ہوں گے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ صرف ۶۰۰۰ احباب ہیں بیرون پاکستان جو وقفِ جدید میں اب تک شامل ہوئے ہیں۔ یہ ماننے والی بات نہیں ہے۔ ضرور اعداد و شمار بھجوانے میں غلطی ہوئی ہے مگر کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ

کوئی بھی احمدی بچہ ایسا نہ رہے جو وقفِ جدید میں شامل نہ ہو

اور باہر کے لحاظ سے اگر آپ ایک پونڈ، مثلاً انگلستان میں، ایک بچے کے لئے پیش کر دیں تو میرے خیال میں تو کوئی ایسی مشکل نہیں ہے۔ اور اگر نسبتاً بڑے بچوں کو یہ عادت ڈالیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے پیش کریں اور اپنے جیب خرچ میں سے پیش کریں تو پھر اس کا بہت فائدہ پہنچے گا اور روحانی لحاظ سے

ان کے دل میں ہمیشہ کے لئے ایک عزم پیدا ہو جائے گا، ایک خواہش پیدا ہو جائے گی کہ ہم دینی خدمات میں حصّہ لیتے رہیں۔ ایک بیج بو یا جائے گا، جسے خدا تعالیٰ پھر بڑھائے گا تو اس پہلو سے اِس طرف بہت توجہ دینی چاہیئے۔

باہر کی دُنیا میں تعداد بڑھانے کی طرف خصوصیت سے توجہ دی جائے

اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر تعداد بڑھائی جائے اور تھوڑا تھوڑا چندہ بھی بچے اور بعض نئے شامل ہونے والے پیش کریں تو سر دست جو فوری ضروریات ہیں وہ انشاء اللہ پوری ہو جائیں گی۔ مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ اس پہلو سے بھی اللہ تعالیٰ ہمیں آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ دُعاؤں میں بھی یاد رکھیں۔ ہندوستان کے حالات ایسے ہیں کہ ہماری جماعت تناسب کے لحاظ سے بہت تھوڑی ہے اور

خدمت کے میدان بے انتہا ہیں

اور چونکہ ہندوستان کو خدا تعالیٰ نے آئندہ اسلام کا قلعہ بنانے کیلئے چُنا تھا اور ہندوستان ہی میں امام پیدا فرمایا تھا۔ اس لئے اس ملک کی بہت غیر معمولی اہمیت ہے جسے ہم وقتی حالات کی تبدیلی سے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اگر ہندوستان مسلمان ہو جائے تو دُنیا کی عظیم ترین اسلامی مملکت بنے گا اور اگر احمدی تربیت کے تابع مسلمان ہو تو اسلامی کا سوال نہیں، ساری دُنیا میں سب سے زیادہ عظیم طاقت بن سکتا ہے کیونکہ احمدیت جس طرح اسلامی اخلاق پر زور دیتی ہے اور اسلامی اخلاق کو نظریاتی طور پر نہیں بلکہ عملی دُنیا میں انسانوں کی زندگی میں ڈھالتی ہے۔ اس سے طاقت پیدا ہوا کرتی ہے اور اگر ہندوستان مسلمان ہو جائے تو مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تمام دُنیا میں

سب سے زیادہ طاقتور ملک بن جائیگا۔

اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ ساری دُنیا کے مسلمان ہونے کے سامان پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اس لئے پاکستان کا اپنا ایک مقام ہے اس مقام کو مَیں نظر انداز نہیں کر رہا لیکن ہندوستان کو بھی اس کا حق ملنا چاہیئے اور ہمیں ہندوستان کے حق سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے تھوڑے کو قبول فرمائے اور بہت بڑھا کر اس کے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔

دعائے مغفرت

مکرم کیفا خان صاحب غنچہ پاڑا اُڑلیہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ مریم بی بی صاحبہ مورخہ ۱۷/۱/۸۹ دن کے ۱۱ بجے بعد نماز عصر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ کی عمر ۹۰ سال کے قریب تھی صوم وصلوٰۃ کی پابند اور مرکزی نمائندوں کی خدمت و تواضع اور دینی کاموں میں پیش پیش رہتی تھیں۔ پُرانی احمدی تھیں۔ نماز جنازہ ۱۰ بجے رات پڑھا گیا۔ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دُعا ہے۔　(ادارہ)

(بقیہ کالم ۲ صفحہ ۲) پس پاکستانی لیڈروں کو خدا کا خوف کرنا چاہیئے اور جماعت احمدیہ پر مظالم کا سلسلہ بند کرنا چاہیئے ہے

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں + ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

(درثمین)

(عبد الحق فضل)

سلمان رشدی کی تصنیف کے خلاف

حضرت امام جماعت احمدیہ کا احتجاج

> سلمان رشدی کی کتاب "شیطانک ورسز" کے خلاف احتجاج پر مشتمل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا بیان روزنامہ ملّت اور روزنامہ جنگ میں الفاظ کی معمولی کمی بیشی کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ جو روزنامہ ملت سے منقول ہے۔
>
> (ایڈیٹر)

شیطانک ورسز کے خلاف مرزا طاہر احمد کا احتجاج

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ شیطانک ورسز میں اسلام کے خلاف انتہائی گھٹیا اور گندی زبان استعمال کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ گو اسلامی تعلیم کے مطابق ہر شخص کو آزادی رائے کا حق ہونا چاہیئے مگر کسی شخص کو یہ اختیار نہیں دیا جاسکتا کہ ان مقدس ہستیوں کے بارے میں جن کے لئے لاکھوں کروڑوں مسلمان اپنی زندگیاں تک قربان کرنے کے لئے تیار ہوں توہین آمیز الفاظ استعمال کرے وہ محمود ہال میں جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد جن میں ہنسلو کے لارڈ میئر، کونسل کے ممبران ایم پی اور دیگر معزز افراد شامل تھے کو خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کے خلاف گندہ ذہنی سے کام لے تو اسے فوراً اپنے الفاظ واپس لینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ احتجاج کسی بنیادی اُصول سے اختلاف کی بنا پر نہیں بلکہ اسلام کی ان مقدس ترین ہستیوں کے خلاف انتہائی گھٹیا اور لچر زبان استعمال کرنے کی وجہ سے ہے۔

(روزنامہ ملت لندن ۳۱ جنوری ۱۹۸۹ء و روزنامہ جنگ لندن ۳۰ جنوری ۱۹۸۹ء)

مباہلہ کے نتائج اداریہ بقیہ صفحہ ۲

(عاشق حسین) نے ایک جلوس اکٹھا کیا۔ اس میں نہایت اشتعال انگیز تقریریں ہوئیں اور اس جلوس کو اس بات پر آمادہ کیا گیا کہ چند احمدی گھرانے اور احمدی دکانیں یہاں ہیں۔ ان کا مباہلہ تو ہم یہیں پورا کرتے ہیں۔ یعنی مباہلہ سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا قتل عام کر دیا جائے۔ ان کا یہی مباہلہ ہے۔ ان کی دکانیں لوٹو اور جلاؤ۔ ان کو گھروں میں جلا دیا جائے۔ تاکہ دُنیا کے سامنے ثابت کرسکیں کہ احمدی جھوٹے ہیں اور ان کا مباہلہ ان پر پڑ گیا ہے۔ یہ ارادے باندھ کر جلوس تیار کرکے انہوں نے کہا کہ آپ انتظار کریں۔ مَیں ابھی ایک چھوٹا سا کام کر کے واپس آیا۔ دکان پر پہنچے پنکھا چلایا۔ وہی پنکھا جو روز چلایا کرتے تھے اس میں بجلی کا کرنٹ آچکا تھا۔ اور بجلی کے جھٹکے سے وہیں مر گئے۔ بجلی سے مرنا اپنے اندر ایک قہری نشان رکھتا ہے۔ کیونکہ بجلی کا آسمان سے بھی تعلق ہے۔

اور وہ جلوس جو احمدیوں کے گھر اور دکانیں جلانے اور لوٹنے کے لئے تیار کیا گیا تھا وہ ان کی تجہیز و تکفین میں مصروف ہو گیا، اور ان کے جنازے کا جلوس بن گیا۔

اس کے بعد کہتے ہیں وہاں ایک موت کی سی خاموشی طاری ہو گئی ہے۔ اور اس شہر میں اب کوئی مباہلے کی بات نہیں کرتا۔ کوئی اشتعال کی بات نہیں ہو رہی کیونکہ انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے یہ نشان دیکھ لیا ہے۔" (اقتباس از خطبہ جمعہ مطبوعہ بدر ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء) (بقیہ ملاحظہ کریں کالم ۱ صفحہ ۲)

کوئی ہے جو اس سے عبرت حاصل کرے؟

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جنگ کے لئے روانہ کیا۔ اس جنگ میں میں نے ایک کافر کو پکڑ لیا اور جب اسے قتل کرنے لگا تو اُس نے اپنی زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کر لیا۔ میں نے اسے قتل کر دیا۔ لیکن یہ بات میرے دل میں کھٹکنے لگی کہ باوجود کلمہ طیبہ پڑھنے کے میں نے اُسے قتل کر دیا ہے۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی حیرت سے پوچھا کہ کیا تم نے اس کے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے کے بعد اسے قتل کیا ہے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ تو تلوار سے ڈر کر (منافقت سے) کلمہ پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو نے اُس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ کلمہ طیبہ دل سے پڑھ رہا ہے یا تلوار کے ڈر سے۔

حضورؐ نے یہ فقرہ کئی بار دُہرایا۔ یہاں تک کہ (حضرت اسامہ کہتے ہیں) کہ میں نے یہ تمنا کی کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا اور یہ واقعہ میری زندگی میں نہ ہوتا۔" [1]

"ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے کچھ اصحاب حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ باتوں باتوں میں کسی نے کہا کہ مالک بن دخیشن کہاں ہے۔ اس مجلس میں موجود احباب میں سے کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت نہیں رکھتا۔ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا مت کہو۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ اس نے خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کیا ہے۔ اس پر اس شخص نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ لیکن اس کے چہرے سے منافقت نظر آتی ہے۔ اور اس کی خیر خواہی اور ہمدردی بھی منافقین کے ساتھ ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ یقیناً خدا تعالیٰ نے ایسے شخص پر آگ حرام کر دی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کرتا ہے۔ (اس لئے ایسا مت کہو)" [2]

[1] عن أسامة بن زيد ...... قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فصبحنا الحرقات من جهينة فأدركت رجلا فقال لا إله إلا الله فقتلته فوقع في نفسي من ذلك فذكرته للنبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقال لا إله إلا الله وقتلته قال قلت يا رسول الله إنما قالها خوفا من السلاح قال أفلا شققت عن قلبه حتى تعلم أقالها أم لا فما زال يكررها علي حتى تمنيت أني أسلمت يومئذ۔

(مسلم کتاب الایمان باب تحریم قتل الکافر بعد أن قال لا إله إلا الله)

[2] "أخبرني محمود بن الربيع الأنصاري أن عتبان بن مالك وهو من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ممن شهد بدرا من الأنصار ...... فقال قائل منهم أين مالك بن الدخشن فقال بعضهم ذلك منافق لا يحب الله ورسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقل ذلك ألا تراه قد قال لا إله إلا الله يريد بذلك وجه الله قال الله ورسوله أعلم قال فإنا نرى وجهه ونصيحته إلى المنافقين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن الله قد حرم على النار من قال لا إله إلا الله يبتغي بذلك وجه الله۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب المساجد فی البیوت)

(جلد اول صفحہ ۵۹-۶۰)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص (محلم بن جثامہ) مشرکین کے خلاف ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ اس جنگ میں مشرکین کو شکست ہوئی۔ اسی جنگ کا واقعہ ہے کہ مسلمانوں کے اسی شخص (محلم بن جثامہ) نے ایک مشرک کو اس حالت میں گھیر لیا کہ وہ خائف اور شکست خوردہ تھا۔ جب اس نے مشرک پر وار کرنے کے لئے تلوار اُٹھائی تو مشرک نے بلند آواز سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا لیکن اس نے یہ سمجھتے ہوئے کہ مشرک خائف ہو کر منافقت سے کلمہ پڑھ رہا ہے، اس کا سر قلم کر دیا۔ بعد ازاں اس کے دل میں اس قتل کے بارہ میں خلش پیدا ہوئی۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ کلمہ طیبہ منافقت سے پڑھ رہا ہے۔؟ کچھ عرصہ کے بعد وہ (قاتل) فوت ہو گیا۔ جب اُسے دفن کیا گیا تو زمین نے اُسے باہر اُگل دیا۔ اس پر اس (قاتل) کے ورثاء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے دوبارہ دفن کر دو۔ لیکن جب اُسے دوبارہ دفن کیا گیا تو پھر زمین نے اُسے باہر پھینک دیا۔ اور ایسا تین دفعہ ہوا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ زمین نے اس شخص کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے اسے کسی غار میں پھینک دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمین اس سے بھی بُرے اشخاص کو قبول کر لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس شخص کو عبرت کا نشان بنانا چاہتا ہے تاکہ آئندہ کوئی شخص ایسے آدمی کو قتل کرنے کی جرأت نہ کر سکے جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کرتا ہے یا اپنی زبان سے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہے۔"

(الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ [illegible] باب معجزتہ فیمن مات ولم تقبلہ الارض)

تین سوال

حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ پاکیزہ اور فیصلہ کن ارشادات لکھنے کے بعد ہم قارئین سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ فیصلہ کریں۔ کہ

اوّل :- کیا کسی کلمہ گو پر کلمہ طیبہ منافقت سے پڑھنے کا الزام دیا جا سکتا ہے؟

دوئم :- کیا ان پاک فرمودات کی موجودگی میں کلمہ گو احباب پر کفر کا فتویٰ لگا کر عوام الناس کو ان کے قتل پر اکسانے کا کوئی جواز موجود ہے؟

سوئم :- کیا کسی کلمہ گو کو کلمہ طیبہ پڑھنے سے روکنا، کلمہ طیبہ پڑھنے کے نتیجہ میں اسے قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کرنا اور اس کا خون تک بہا دینا درست ہے۔ اور کیا ایسا کرنے والوں کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا عبرتناک واقعہ کہ کلمہ گو کے قاتل کو زمین نے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ موجب عبرت نہیں۔؟

حمید احمد

آپ کا ضمیر کیا کہتا ہے؟

خدا کو حاضر ناظر جان کر بغیر کسی خوف یا لالچ کے اور اپنی قبر میں جواب دہی کا تصور ذہن میں رکھ کر اپنے ضمیر سے پوچھیے۔ کہ کیا آپ کو اس حبیب کبریا سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات پر مومنانہ جرأت اور الٰہی انصاف کے ساتھ عمل کرنا چاہیئے ۔۔۔۔۔۔ یا

چند ایسے علماء کے ایسے فتویٰ پر جس میں سوائے فتنہ و فساد اور ظلم و جور کے کوئی نقطۂ لطیف نہیں اور خصوصاً جبکہ آخری زمانہ کے علماء کے متعلق دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ صدیاں قبل ہی یہ واضح انتباہ اُمت مسلمہ کو دیا جا چکا ہے کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ یعنی اس (آخری) زمانہ کے علماء زیر آسمان بدترین مخلوق ہوں گے۔ اپنے ضمیر سے فیصلہ کیجئے کہ کس کا ساتھ دینا چاہئیے۔ خدا کے رسولؐ کا یا شر پسند علماء کا؟

(الناشر حمید الحق۔ شیخوپورہ پاکستان)

قسط دوم

صد سالہ جشن تشکر کے اغراض و مقاصد

اور

ان کا پروگرام

تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۸ء

انفاق فی سبیل اللہ :-

اپنی آواز کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے بنیادی طور پر دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک افراد کی، جو خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنی زندگیاں وقف کریں اور سرچہ باد اباد کہہ کر دنیا کے کناروں تک پھیل جائیں۔ دوسرے، مال کی ضرورت ہوتی ہے جس کے ذریعے تبلیغ و اشاعت دین کے جملہ پروگراموں کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔ چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا پیدا کردہ یہ زبردست روحانی انقلاب ہے کہ ایک طرف جماعت احمدیہ کے سرفروش مجاہدین ملک ملک میں نکل کھڑے ہوئے اور ہزاروں تکالیف اور مخالفتوں میں سے گزرتے ہوئے دن رات اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہیں۔ تو دوسری طرف جماعت کا ہر طبقہ مرد و عورت، بچے جوان اور بوڑھے سب ہی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بے دریغ اموال پیش کرتے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتداء ہی میں یہ بشارت عطا فرما دی تھی کہ

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ کہ ہم غلبہ اسلام کے بابرکت مقصد میں تیری مدد کرنے کے لئے لوگوں کے دلوں میں الہام کریں گے۔ چنانچہ اس غریب جماعت نے، جس کی تعداد دو کروڑ سے زائد نہیں ایسی حیرت انگیز مالی قربانیاں کی ہیں کہ دنیا انگشت بدنداں ہے۔

زکوٰۃ و عُشر وغیرہ کے لازمی اسلامی چندوں کے علاوہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غلبہ اسلام کی مہم کو سر کرنے کے لئے جماعت کے ہر فرد سے زائد مالی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا۔ پھر آپ کے بعد آپ کے خلفاء کرام نے تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن اور دیگر نیک مقاصد کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف مالی تحریکات فرمائی ہیں۔ الحمد للہ کہ جماعت کے افراد ان سب تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت ۱۹۰۸ء میں جماعتی چندوں کا جو بجٹ نصف لاکھ کے قریب تھا، ان اَسّی سالوں میں اس کا گراف بلند ہوتے ہوتے نصف ارب یعنی پچاس کروڑ تک جا پہنچا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ صرف دنیاوی عقل رکھنے والے کو مالی قربانی کا یہ جنون سمجھ نہیں آسکتا۔ اس کی وجہ میں عقل پیچھے رہ جاتی ہے اور جنون آگے نکل جاتا ہے۔ اور پھر وہ امور ظاہر ہوتے ہیں جو ایک دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ اس لئے دنیاداروں کو یہ یقین ہی نہیں آتا کہ اس قدر غریب اور مختصر جماعت اس قدر عظیم مالی قربانیاں پیش کر سکتی ہے! یہی وجہ ہے کہ کبھی وہ الزام دیتے ہیں کہ یہ جماعت انگریزوں کی ایجنٹ ہے اور کبھی یہ بے پر کی اڑاتے ہیں کہ اسرائیل سے ان کو پیسہ آتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایسے نادانوں کو سمجھاتے ہوئے فرمایا تھا :-

"ہماری دولت، یہ سونا چاندی کے سکے اور ہیرے جواہرات کے انبار نہیں ...... ہماری دولت امریکن یا کینیڈین ڈالر یا یورپین کرنسی یا برٹش پاؤنڈ نہیں۔ ہماری دولت تو وہ مخلص دل ہے جو ایک منور سینہ کے اندر دھڑک رہا ہے۔ جب تک یہ دل ہمارے ہیں اور جب تک ان سینوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے، پیسے کی کسے پرواہ ہے۔ ... تو اگر ضرورت پڑی تو اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسمان سے پھینکے گا اور زمین ہمارے لئے دولت اُگلے گی۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ نومبر [illegible])

تزکیۂ نفوس :-

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ ؎

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

یعنی جو نام کے مسلمان ہیں، اُن کو حقیقی اور کامل ایمان کے زیور سے آراستہ فرمائے اور ان کے غیر اسلامی عقائد و نظریات کی اصلاح کرے اور ان کا تزکیہ نفوس کر کے ایسے عالم باعمل بنائے کہ ان کی زندگیاں قرآنی تعلیمات اور اسوۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آئینہ دار ہوں۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ شاہد ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے انفاس قدسیہ اور آپ کے خلفائے کرام کی حسن تربیت کے نتیجہ میں جماعت کے افراد بحیثیت مجموعی نمایاں طور پر اسلامی کردار کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ الحمد للہ تعالیٰ جماعت احمدیہ میں ایک دو نہیں، سینکڑوں ہزاروں افراد ہیں جن کا خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا زندہ تعلق ہے جو دوسروں کو بھی نظر آسکتا ہے۔ سینکڑوں ہیں جو صاحب رؤیا و کشوف ہیں اور بعض وہ بھی ہیں جنہوں نے خدا سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف حاصل کیا اور اسی دنیا میں لقاء کا مرتبہ حاصل کر لیا۔ بڑوں کا ذکر چھوڑیئے جماعت احمدیہ کے تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی سچی خوابیں آتی ہیں اور اُن کی نمازیں اور اس عمر میں اُن کا خدا سے تعلق، یہ ایک ایسا فرقان ہے جو اس پاک جماعت کے الٰہی جماعت ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دینی، اخلاقی اور روحانی لحاظ سے جماعت احمدیہ کو جو امتیاز عطا فرمایا ہے اُس کا غیروں کو بھی اعتراف ہے۔

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال نے اپنے ایک لیکچر میں برملا یہ اعتراف کیا تھا کہ :-

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اُس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر صفحہ ۱۸)

مشہور جرنلسٹ مسٹر محمد اسلم خاں بلوچ جو قبل از تقسیم ملک امرتسر سے "المعین" کے نام سے شائع ہونے والے اخبار کے ایڈیٹر تھے۔ ۱۹۱۳ء میں قادیان آئے اور واپس جاکر انہوں نے اپنے تاثرات کا ان الفاظ میں ذکر کیا:

"...... جو کچھ میں نے احمدی قادیان میں جاکر دیکھا وہ خالص اور بے ریا توحید پرستی تھی۔ اور جس طرف نظر اٹھتی تھی قرآن ہی قرآن نظر آتا تھا۔"

(بحوالہ بدر ۱۳ مارچ ۱۹۱۳ء)

جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر "ریاست" دہلی نے ۱۷ نومبر ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں لکھا :-

"ہم کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک اسلامی شعار کا تعلق ہے، ایک معمولی احمدی کا دوسرے مسلمانوں کے بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دوسرے اسلامی احکام کا عملی طور پر پابند ہو۔ چنانچہ ایڈیٹر ریاست کو اپنی زندگی میں سینکڑوں احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا اور ان سینکڑوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا گیا جو اسلامی شعار کا پابند اور دیانتدار نہ ہو۔ اور ہمارا تجربہ ہے کہ ایک احمدی کے لئے بددیانت ہونا ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ خدا سے ڈرتے ہی نہیں بلکہ خدا سے بدکتے ہیں۔"

جماعت احمدیہ علمی میدان میں

اللہ تعالیٰ سے بشارت پاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی کہ

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور

اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۱۷)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی پہلی صدی میں یہ بشارت بھی پوری ہوئی اور ۱۹۷۹ء میں پہلے مسلمان نامور احمدی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے تھیوریٹیکل فزکس میں ایک حیرت انگیز تحقیق پیش کرکے دُنیا کا معزز ترین انعام "نوبل پرائز" حاصل کرکے جماعتِ احمدیہ کو علمی میدان میں قابلِ فخر مقام پر پہنچا دیا ہے اور اب تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کو ایسے ذہین افراد مل رہے ہیں جو ہر شعبۂ علم میں نمایاں ترقیات حاصل کر رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے ملاقات کے دوران ایک غیر احمدی دوست نے کہا کہ ان کے علم کے مطابق پاکستان بننے کے بعد صرف ایک جینیئس پیدا ہوا ہے اور وہ ڈاکٹر عبدالسلام ہے حضور رح نے فرمایا۔ ایم ایس سی فزکس میں پنجاب یونیورسٹی میں ڈاکٹر عبدالسلام نے جو ریکارڈ قائم کیا تھا اس کو چند سال قبل ایک احمدی طالب علم نے توڑ دیا ہے اس کے نمبر اتنے زیادہ تھے کہ منتظمین نے اس کا رزلٹ دو ماہ لیٹ کر دیا کہ اگر اس کو اتنے نمبر دیدیئے گئے تو اس کا ریکارڈ کون توڑے گا؟ لیکن بعد میں ایک احمدی بچی نے اس احمدی لڑکے کا ریکارڈ بھی توڑ دیا۔ اسی طرح انگلینڈ کی یونیورسٹی میں ماریشس کے ایک احمدی طالب علم نے علم قانون میں ایک انگریز کا ۱۲۰ سالہ ریکارڈ توڑ دیا۔ اب وہ وقت دُور نہیں جب علم کے میدان میں جماعت احمدیہ کو بین الاقوامی لحاظ سے ایک نمایاں مقام حاصل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز ترقی اور بادشاہوں کا قبولِ احمدیت

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی بشارت عطا فرمائی تھی کہ "وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" (تذکرہ)

اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت خلافتِ ثالثہ کے دور میں پہلی مرتبہ اس طرح پوری ہوئی کہ افریقہ کے ملک گیمبیا میں اللہ تعالیٰ نے ایک احمدی الحاج سر محمد۔ ایف۔ سنگھاٹے کو ملک کا گورنر جنرل بنا دیا اور یہ بات تو ظاہر ہی ہے کہ گورنر جنرل' ملک کا سب سے بڑا حاکم ہوتا ہے۔ مسٹر سنگھاٹے جب گورنر جنرل بنے تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کی خدمت میں درخواست کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی کپڑا بطور تبرک عنایت فرمائیں۔ چنانچہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا تبرک بھجوایا۔ جسے پاکر وہ بہت خوش ہوئے۔

پھر یہ پیشگوئی دوبارہ گزشتہ سال ۱۹۸۷ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر بڑی شان سے اسی طرح پوری ہوئی کہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے دو بادشاہوں کو جو احمدیت کی نعمت سے سرفراز ہو چکے تھے، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسٹیج پر بلا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کے مبارک ٹکڑے اُن کو عطا کئے جس پر انہوں نے شکریہ ادا کیا۔ اور اُردو میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" اور "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" باآواز بلند پڑھ کر سنائے۔

اب بتایئے! ہم کیوں نہ اپنے ربِ کریم کا شکر ادا کریں' جو ہماری حقیر کوششوں کو اس قدر بارآور فرما رہا ہے۔ بلینز ڈالروں کے مقابل ہماری پھوٹی کوڑیوں میں حیرت انگیز برکت عطا فرما رہا ہے۔ ہمارے دنوں کو مہینوں اور سالوں کی مسافت طے کرنے کی طاقت عطا فرما رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح دُنیا کے سامنے ہے۔ اور اس سو سالہ دور میں مخالفین کی مخالفت اور اس کے انجام کا بھی ایک اہم باب ہے لیکن میں اس کے ذکر سے اجتناب کرتے ہوئے صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے ۸۳ سال قبل بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا تھا۔

"تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔" (الوصیت)

ابھی دُنیا میں بعض وہ لوگ موجود ہوں گے جو گواہی دے سکتے ہیں کہ ہاں آج سے قریباً نوے سال قبل یہ جماعت ایک بیج کی طرح تھی۔ اور موجودہ وقت میں اُن سے یہ گواہی بھی لی جا سکتی ہے کہ بتاؤ! کیا وہ بیج آج ایک تناور درخت کی شکل اختیار نہیں کر گیا ہے؟

آج سے ۵۷ سال قبل ۱۹۳۲ء میں جماعت احمدیہ کے ایک شدید مخالف و معاند مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار زمیندار نے احمدیت کی ترقی پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہوئے بڑی حسرت کے ساتھ یہ کہا تھا کہ:-

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلی نظر آتی ہیں اور آج میری حیرت زدہ نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجویٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کانٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے' غلام احمد قادیانی کی (نعوذ باللہ) خرافاتِ واہیہ پر آنکھیں بند کرکے ایمان لے آئے ہیں۔"

(اخبار زمیندار ۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اور ہم یہ کہتے ہیں کہ آج اگر مولانا ظفر علی خاں زندہ ہوتے' تو دیکھتے کہ خدائی بشارتوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی پاک جماعت کے ذریعے اسلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ وہ اگر یورپین ممالک کی زمین کے کنارے پر نظر کرتے تو سکنڈے نیوین ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پرچم کو لہراتا ہوا دیکھتے۔ افریقی براعظم کی زمین کے کنارہ پر نظر دوڑاتے تو ماریشس میں ایک مضبوط اور فعال جماعت کو تبلیغ اسلام اور اشاعتِ قرآن میں مصروف پاتے اور افریقہ کے ۱۸ ممالک میں ۱۲۵ تبلیغی مراکز کو سرگرم عمل پاتے۔ پھر امریکہ میں نہ صرف ۲۲ فعال مشنز کا مشاہدہ کرتے بلکہ اُس تاریخی شہر زائن میں بھی جماعت احمدیہ کے تبلیغی مرکز کو سرگرم عمل پاتے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک قہری نشان ظاہر ہوا اور جان الیگزینڈر ڈوئی آپ کی پیشگوئی کے مطابق عبرتناک ہلاکت سے دوچار ہوا تھا۔

اِدھر برصغیر ہند و پاک اور بنگلہ دیش میں لاکھوں احمدیوں کو کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے پرچم کو سربلند کرتا دیکھ لیتے۔ اور اُدھر مشرقِ بعید میں نظر دوڑاتے تو جزائر فجی میں زمین کے کنارہ پر جزیرہ "تاویونی" میں جہاں سے بلحاظ کیلنڈر تاریخ اور دن متعین کرنے والا جغرافیائی خط گزرتا ہے۔ اور جو "انٹرنیشنل ڈیٹ لائن" کے نام سے موسوم ہے، اُس ڈیٹ لائن پر بھی امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو مقامی احمدیوں سے ملاقات کرتے اور اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچاتے دیکھ لیتے۔ نیز وہ دیکھ لیتے کہ جاپان میں بھی جماعت احمدیہ کے دو فعال مشن تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ ہاں وہ دیکھ لیتے کہ براعظم آسٹریلیا میں بھی سڈنی کے مقام پر مسجد احمدیہ تعمیر ہو چکی ہے۔

پھر مسلمانوں کی شوکت اور عظمتِ رفتہ کی گہوارہ' سرزمین اسپین جہاں ۱۴۹۲ء میں پرچم اسلام کو لپیٹ دیا گیا تھا۔ اور مسجدوں کے میناروں سے اذان کی آوازوں کو خاموش کر دیا گیا تھا اور مسجدوں کے محراب پر صلیبیں آویزاں کر دی گئیں۔ آج اگر وہ زندہ ہوتے تو دیکھتے کہ آج اس تثلیث کدہ میں مسجد احمدیہ بشارت سے ایک بار پھر اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدائیں گونج اٹھی ہیں۔

لیکن ظفر علی خاں تو دوبارہ دُنیا میں لوٹ کر نہیں آ سکتے اور نہ جماعت احمدیہ کی ان ترقیات کو دیکھ سکتے ہیں مگر ان کے ہمخیال جانشین جو آج بھی موجود ہیں وہ گواہی دے سکتے ہیں کہ واقعی ہمارے آباء و اجداد جن حسرتوں کو لیکر اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے تھے' اُس سے ہزاروں گنا زیادہ حسرتیں آج ہمارے نصیب میں آ رہی ہیں۔ پس جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:-

"جب ہم اپنی جماعتی زندگی کے ۸۵ سالوں (اب تو سو سال) پر نظر ڈالتے اور پیچھے کی طرف دیکھتے ہیں تو یہ حقیقت اجاگر ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ ہر دن جو سورج طلوع ہوتا ہے وہ خدا کے فضلوں کو پہلے سے زیادہ ہم پر لے کر آتا ہے۔ اور ہر رات

۲۴/

منقولات

کلمہ طیبہ کی انگوٹھی پہننے والے احمدی ڈاکٹر کو

زد و کوب کرکے گرفتار کر لیا گیا!

ربوہ (نامہ نگار) ربوہ کے ایک احمدی ہومیو ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد کے خلاف ربوہ پولیس نے تبلیغ کرنے اور کلمہ طیبہ والی انگوٹھی پہننے کے الزام میں زیر دفعہ ۲۹۸ سی ۲۹۸ بی مقدمہ درج کرکے انہیں گرفتار کر لیا ہے واقعات کے مطابق ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد ربوہ سے فیصل آباد بذریعہ بس جا رہے تھے کہ بس میں بیٹھے ہوئے بعض نوجوانوں نے اُن کے ہاتھ میں کلمہ طیبہ والی انگوٹھی دیکھ کر اُن سے پوچھا کہ کیا وہ احمدی ہیں تو انہوں نے اقرار کیا۔ انہوں نے ڈاکٹر کو کہا کہ انگوٹھی اُتار کر ان کو دیں۔ انہوں نے انکار کیا ان نوجوانوں نے زبردستی چنیوٹ کے مقام پر ان کو بس سے اُتار لیا اور مارتے ہوئے تھانہ صدر لے گئے اور ان کے خلاف رپورٹ درج کروانے کی کوشش کی بجائے اس کے کہ تھانے والے ایک ایسے شخص کو جسے بلا وجہ مارا پیٹا جا رہا تھا تحفظ مہیا کرتے اُلٹا انہوں نے ان نوجوانوں کو کہا کہ ڈاکٹر سلطان مجاہد کو تھانہ سٹی لے جائیں۔ یہاں پہنچنے پر بھی پولیس نے اس بے گناہ شہری کو تحفظ دینے کی بجائے ان لڑکوں کو مشورہ دیا کہ ان کو تھانہ ربوہ لے جائیں۔ چنانچہ اس طرح ڈاکٹر سلطان مجاہد کو ربوہ لایا گیا یہاں کی پولیس نے بھی کسی قسم کی مدد دینے کی بجائے ڈاکٹر سلطان مجاہد کو گرفتار کر لیا اور انہیں جوڈیشل حوالات چنیوٹ میں بھجوا دیا۔ ربوہ کے مقامی حلقوں نے پولیس کے اس رویہ پر سخت احتجاج کیا ہے کہ ایک شریف اور پرامن شہری کو بغیر کسی جرم کے مارا پیٹا گیا اور پھر مارنے والے نوجوانوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی بجائے بے گناہ شہری کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا واضح رہے کہ ڈاکٹر سلطان مجاہد کی عمر ۶۰ سال سے زیادہ ہے۔

(روزنامہ جنگ ۲ر دسمبر ۱۹۸۸ء)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

عہدیداران جماعت و مبلغین کرام کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ اس سال جماعتوں میں ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر جو جلسے منعقد کئے جائیں ان جلسوں میں مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر رکھی جائیں۔

(۱) — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت۔ مشن۔ مقام۔ اور منصب کے بارہ میں تقاریر ہوں۔

(۲) — اشاعت اسلام کے بارہ میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی مساعی کے نتائج نیز شخصی اور اجتماعی قربانیوں اور اُن کے نتائج کا ذکر ہو۔

(۳) احمدیت کے مستقبل کے متعلق قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ انبیاء۔ بزرگان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

(۴) — جماعت احمدیہ کی قومی ملی اور بین الاقوامی خدمات۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اطلاع

بسلسلہ ترسیل کیسٹ

جیسا کہ احباب جماعت ہائے ہندوستان کو جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء پر اطلاع دی جا چکی ہے اور اسی طرح سرکلر بھی جماعتوں کو بھجوایا گیا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی کیسٹ کی ترسیل کا کام حضور انور کے ارشاد پر صدر انجمن احمدیہ نے زیر فیصلہ ۱۳۰/ء ۳۱-۱۲-۸۸ ریکارڈ ہوا ہے کے مطابق کیسٹ کی ترسیل مجلس خدام الاحمدیہ (کیرلہ) کے سپرد کی گئی ہے اس لئے تمام جماعتہائے ہندوستان آئندہ سے حضور انور کے خطبات کی کیسٹس منگوانے کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں اور وہیں سے کیسٹ منگوائیں۔ اسی طرح جماعتیں کیسٹ سلسلہ کے انتظام کو منظم کرکے قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ کیرلہ کو تعاون دیں اگر کیسٹ وقت پر نہ ملے یا کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہو تو نظارت ہذا میں اطلاع کریں۔ تاکہ نظارت اس کا حل نکال سکے۔

ترسیل کیسٹ کا پتہ ہے

To
M. MAHMOOD T. K
C/O SREERAG RECORDING
PO- KARUNAGAPLLY.
Dist- QUILON
(KERALA)

ناظر نشر و اشاعت قادیان

اعلانات نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۸ء کے موقع پر مسجد اقصیٰ قادیان میں جن نکاحوں کا اعلان فرمایا اس کی پہلی قسط ۹ر صلح (جنوری) کے بدر میں شائع ہو چکی ہے یہ دوسری اور آخری قسط ہے۔ (ایڈیٹر)

۱۹ـ مکرمہ شمیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب ساکن فلک نما حیدرآباد کا نکاح مکرم عبدالباسط ابن مکرم عبدالرزاق صاحب ساکن اورنگ آباد مہاراشٹر سے مبلغ ۵۵۵۵/- روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

۲۰ـ مکرمہ ذکیہ ترنم صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب سلیم ساکن بڈھانوں ضلع راجوری کا نکاح مکرم محمود احمد صاحب پردیسی ابن مکرم محمد حق صاحب ساکن کوٹلی کالابن راجوری سے مبلغ ۱۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر قرار پایا ہے

وکیل از طرف دلہن:- مکرم عبدالعزیز صاحب صدر جماعت بڈھانوں ابن مکرم نظام الدین صاحب ساکن بڈھانوں ضلع راجوری کشمیر

وکیل از طرف لڑکا:- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ولد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ساکن قادیان (پنجاب)

۲۱ـ مکرمہ نجم النساء صاحبہ بنت مکرم سید غوث صاحب احمدی ساکن حیدرآباد کا نکاح مکرم محمد سلیم الدین صاحب ابن مکرم محمد معین الدین صاحب مرحوم ساکن ظہیر آباد سے مبلغ ۵۱۰۰/- روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

وکیل از طرف دلہن:- مکرم محمد شمس الدین صاحب ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ساکن چنچل گوڑہ حیدرآباد۔

وکیل از طرف لڑکا:- مکرم عبدالرؤف صاحب ولد مکرم عبدالکریم صاحب ساکن فتح سلطان حیدرآباد

★ مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا شریف احمد صاحب بیگ ساکن چھاؤنی نادعلی بیگ حیدرآباد کا نکاح مکرم ظہیر احمد صاحب ابن مکرم عاشق احمد صاحب ساکن چنچہ گنٹہ خورد اے پی سے مبلغ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر قرار پایا۔ مرحوم

۲۳ وکیل از طرف دلہن:- مکرم اقبال احمد صاحب ابن مکرم راج محمد صاحب مرحوم ساکن ظہیر آباد اے پی

وکیل از طرف لڑکا:- مکرم نصیر احمد صاحب خادم ولد مکرم بشیر احمد صاحب خادم ساکن چنچہ گنٹہ خورد اے پی۔

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دُعا

جماعت احمدیہ سرینگر کے دو بچے ۱۹۸۸ء کے میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیز ناصر مظفر سلّمہٗ ولد مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب نے ۶۸۱/۸۰۰ نمبر حاصل کر کے صوبہ بھر میں میرٹ لسٹ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی خوشی کے اس مبارک موقعہ پر مکرم ڈاکٹر صاحب نے مختلف مدات میں ڈیڑھ سو روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیز عبدالعلیم ٹاک سلّمہٗ نے ۵۶۳/۸۰۰ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

دونوں بچوں کے لئے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید نمایاں کامیابیوں سے نوازتے ہوئے انسانیت اور احمدیت کے لئے نافع وجود بنائے آمین۔

خاکسار: عبدالسلام ٹاک صدر جماعت احمدیہ سرینگر

ولادت

(۱)۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔
"خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کی دوسری بیٹی عزیزہ امۃ الرشید سلمہا کو بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم محمد اشرف صاحب آف کالیکٹ کا بیٹا اور مکرم محمد فرید صاحب کا پوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچہ کا نام "محمد شفیق" تجویز فرمایا ہے۔ جو حضور انور کی تحریک کے مطابق وقف کیا گیا ہے ۵۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے گئے ہیں۔

(۲)۔ مکرم حفیظ الدین صاحب غوری ابن مکرم محی الدین صاحب غوری حیدرآباد سے تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ ۱۵/- روپے امانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

(۳)۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب درویش قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ:۔
"اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵ نومبر کو خاکسار کی بیٹی عزیزہ راشدہ سلطانہ اہلیہ مکرم محمد عبیداللہ صاحب حیدرآباد کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیدائش سے پہلے ہی "مدثر سلام" تجویز فرمایا تھا والدین نے بچے کو تحریک وقفِ نو کے تحت وقف کرنے کی سعادت حاصل کی ہے دس ۱۰/- روپے امانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

(۴) مکرم شجاع الدین احمد صاحب پریشہ بنگال سے تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۱۸/۱/۸۹ کو بیٹا عطا فرمایا ہے دس روپے امانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

(۵) مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رفیق احمد خان صاحب آف مسکرا کو مورخہ ۱۲/۱۲/۸۸ پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "طوبیٰ احمد" تجویز فرمایا ہے والدین نے اسے حضور انور ایدہ اللہ کی تحریک وقفِ نو کے مطابق وقف کر دیا ہے۔ بچی محترم ماسٹر سلطان احمد خان صاحب آف مسکرا کی پوتی اور محترم بہادر خان صاحب درویش مرحوم کی نواسی ہے۔

(۶)۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب بھدرواہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بیٹے عزیز نذیر احمد صاحب کو ۲۴/۱۲/۸۸ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔

ان سب بچوں اور زچاؤں کی صحت و سلامتی اور نیک، صالح خادمِ دین ہونے اور لمبی عمریں پانے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (ادارہ)

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا جماعتی فریضہ ہے۔ (مینیجر بدر)

درخواستہائے دُعا

(۱)۔ مکرم سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ سلسلہ سونگھڑہ کے متعلق شدید علالت کی اطلاع ملی ہے خصوصی طور پر موصوف کے صحتیاب ہونے کے لئے۔

(۲)۔ مکرم ہارون رشید صاحب پورٹ بلیئر ۱۰/- روپے امانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی والدہ محترمہ کی صحتِ کاملہ اور اپنی دینی و دنیوی ترقی بھائیوں کے امتحانوں میں نمایاں کامیابی کے لئے۔

(۳)۔ مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب درخواست کرتے ہیں کہ موصوف کی والدہ صاحبہ بعارضہ قلب اور دیگر عوارضات کی وجہ سے کافی عرصہ سے علیل ہیں صحت کاملہ کے لئے موصوف کی ہمشیرہ اہلیہ مکرم قاضی شاہد احمد صاحب کو تیسرے بچہ آپریشن سے مردہ بچی پیدا ہوئی کافی خون دینا پڑا۔ آپریشن کا زخم ٹھیک نہیں ہوا۔ مکرم قاضی عبدالحمید صاحب درویش رکشہ سے گر گئے کولہے پر شدید چوٹ آئی ہے زیر فراش ہیں۔ ان سب کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

(۴)۔ مکرم امیر احمد صاحب درویش علیل ہیں امرتسر میں زیرِ علاج ہیں۔ صحتِ کاملہ کے لئے درخواست دُعا۔

(۵)۔ مکرم عبدالمومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ کٹوتان سے لکھتے ہیں کہ مکرم عبدالشکور صاحب کی ایک بیٹی حال ہی میں وفات پاگئی ہے نعم البدل کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔

(۶) – مکرم ہارون رشید صاحب قادیان اپنے بھائی مکرم مبارک احمد شاہ صاحب جو بھدرک میں بیمار ہیں۔ ان کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔

(۷) – مکرم نذیر احمد صاحب بنگلور سے تحریر کرتے ہیں میرا بیٹا عزیزم جمیل احمد جو کہ ڈاکٹری کا کورس میسور میں کر رہا ہے اس کی صحت و سلامتی اور ایک کامیاب ڈاکٹر بننے کے لئے احبابِ جماعت سے درخواستِ دُعا ہے موصوف نے اس موقعہ پر امانت بدر میں ۲۵/- روپے ادا کئے ہیں۔

(۸) – مکرم چوہدری انوار الحسن صاحب ملتان سے تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے تایا محترم محمد عبیداللہ صاحب درویش اور والد محترم کو صحت و سلامتی کی لمبی عمریں عطا فرمائے۔ موصوف دس سال سے بعارضہ دل بیمار ہیں آٹھ ماہ سے بے کار ہیں دفتری الجھنیں ہیں جملہ امور میں صحت و سلامتی اور کامیابی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

اِتَّقُوا الظُّلْمَ

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: ظلم قیامت کے دن کئی اندھیروں میں ہوگا۔ (متفق علیہ)

محتاجِ دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (دھاراشٹر)

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

ترجمہ:۔ دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے۔

MOHAMMED RAHMAT PHONE NO - c/o 896006

AZ

SPECIALIST IN ALL KINDS
OF TWO WHEELER
MOTOR VEHICLES

45, B PANDUMALI COMPOUND
DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY
PIN: 400008

صد سالہ جوبلی نمائش انصار اللہ

صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلے میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان ایک نمائش کا اہتمام کر رہی ہے جس دوست یا مجلس کے پاس اجتماعات وقارِ عمل یا دیگر یادگاری فوٹوز ہوں وہ جلد دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دورانِ سال ۸۹-۱۹۸۸ء کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل کتب بغرض مطالعہ رکھی ہیں۔

نومبر دسمبر ۱۹۸۸ء	مسیح ہندوستان میں (نصف اول)
جنوری فروری ۱۹۸۹ء	مسیح ہندوستان میں (نصف ثانی)
مارچ اپریل ۱۹۸۹ء	توضیح مرام
مئی جون "	کشتی نوح
جولائی اگست "	ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
ستمبر اکتوبر "	ضرورت الامام

قائدین کرام اس کے مطابق خدام سے مطالعہ کروا کر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو رپورٹ کریں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مضامین ایڈیٹر کے نام ترسیل زر مینیجر کے نام (ادارہ)

أَرْشِدُوا أَخَاكُمْ
اپنے بھائی کو ہدایت کرو
(حدیث نبوی)

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN - TIMBER TEAK POLES SIZES
FIRE WOODS, MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES
PO- VANIYAMBALAM (KERALA)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

آٹو ونگس

AUTOWINGS
15, SANTHOME HIGH ROAD MADRAS - 600004
PH. { 76360 / 71350

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPOR ROAD
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA 700073

اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے!
(امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 279203
CARD BOARD BOX M.F.G. - CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA 700072.

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں : ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS (ELECTRIC CONTRACTORE)
TARUN BHARAT CO. OP HOUSE SOCT.
PLOT NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKLA
OPP CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
PH. { office 6348179 / 6289389
BOMBAY 400099

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ :-
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی ۲۲۴۲۳

یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ اڑیسہ

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

PERKINS P3 PA P6 P6,354

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصل پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

۱۶۔ مینگو لین کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱ تار کا پتہ "Autocentre" ٹیلیفون نمبرز

AUTOTRADERS
16, MANGOE LANE
CALCUTTA-700001
28-5222 - 28-1652

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!
(کشتی نوح)

پیشکش:۔

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANORE - 675001, PHONE NO - 4458
HEAD OFFICE PO - PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PH. NO - 12

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔!"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders,

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002.
PHONE NO. 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۳/۱/۴۳ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد ۲۷ (اے پی)
فون نمبر:۔ 42916

"نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR®

CALCUTTA-15

پیشکش:۔ آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۳؍فروری ۱۹۸۹ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی۔ ۹